Presented By: https//jafrilibrary.com

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾

امام سجادؑ
اور
انسانی تربیت

مؤلف: حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر مولانا عبداللہ احمد الیوسف (قطیف)

مترجم: حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا میرزا عسکری حسین، مقیم کویت

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

امام سجاد علیہ السلام
اور انسانی تربیت

مؤلّف:

حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر **مولانا عبداللہ احمد الیوسف** (قطیف)

مترجم:

حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا میرزا عسکری حسین، مقیم کویت

ناشر

ادارۂ اصلاح لکھنؤ۔ ۲۲۶۰۰۳۔ یوپی (انڈیا)

بتعاون امام المہدی عج ٹرسٹ

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

مشخصات

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ)

نام کتاب: امام سجادؑ اور انسانی تربیت

مولف : حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر مولانا عبداللہ احمد الیوسف (قطیف)

مترجم : حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا میرزا عسکری حسین، مقیم کویت

صفحات 64

قیمت : 20 روپئے

اشاعت: طبعہ الاولی

سال اشاعت: جنوری ۲۰۲۱ء

نشر وتوزیع: ادارۂ اصلاح

باتعاون : امام المہدیؑ ٹرسٹ

ISBN 13 : 978-93-87479-66-1
ISBN 10 : 93-87479-66-8

IDARA E ISLAH

Masjid Diwan Nasir Ali, Murtaza Husain Road
Yahiyahganj, Lucknow-226003 UP INDIA

Ph. & Fax : 0091 522 4077872
E-mail: islah_lucknow@yahoo.co.in
www.islah.in

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Presented By: https//jafrilibrary.com
Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

{لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ}

(ہم نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا ہے)

سورہ تین، آیت: ۴

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحات
ا	عرض ناشر	۷
	پیش لفظ	۸
۲	عرض مترجم	۱۱
۳	اہداء	۱۵
۴	امام سجادؑ اور دعاؤں کے ذریعہ تربیت	۱۶
۵	صحیفہ سجادیہ اور دعاؤں کے ذریعہ تربیت	۱۹
۶	دعا کے آثار	۲۵
۷	استجابت کی شرطیں	۲۷
۸	☆ معرفت خدا	۲۷
۹	☆ اللہ کے احکام پر عمل	۲۷
۱۰	☆ قلبی رجحان	۲۸
۱۱	☆ حلال روزی	۲۸
۱۲	☆ کیفیت دعا	۲۹
۱۳	☆ مناسب وقت	۳۰
۱۴	استجابت میں رکاوٹیں	۳۱
۱۵	☆ گناہ	۳۱
۱۶	☆ دوسروں پر ظلم وستم	۳۱
۱۷	☆ امر بالمعروف اور نہی از منکر کا ترک کرنا	۳۱
۱۸	☆ حرام غذا	۳۲
۱۹	☆ مصلحت خدا	۳۳
۲۰	مقبول دعائیں	۳۴
۲۱	☆ نیک اور بدکردار اولاد کے لئے باپ کی دعا یا بدعا	۳۴

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

۲۲	☆ ظالم کے لئے مظلوم کی بددعا	۳۴
۲۳	☆ مومن کی مومن کے حق میں دعا	۳۵
۲۴	☆ کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنے والے کی دعا	۳۵
۲۵	امام سجادؑ اور غلاموں کی تربیت	۳۶
۲۶	امام اور غلام	۳۷
۲۷	غلاموں اور کنیزوں سے اچھا برتاؤ	۴۰
۲۸	☆ غلاموں کی تعلیم و تربیت	۴۰
۲۹	☆ کنیزوں سے شادی اور ان سے اولاد	۴۰
۳۰	☆ غلاموں سے عفو و گذشت	۴۳
۳۱	☆ غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کرنا	۴۵
۳۲	امام سجادؑ اور فقراء کی دستگیری	۴۷
۳۳	☆ فقراء کے ساتھ نیک برتا	۴۷
۳۴	الف۔ فقراء کا احترام	۴۷
۳۵	ب۔ غریبوں سے نرمی	۴۷
۳۶	ج۔ سائل کو رد نہ کرنا	۴۸
۳۷	☆ مقروض کے قرض کی ادائیگی	۴۹
۳۸	☆ عام اطعام	۴۹
۳۹	☆ غریبوں کی کفالت	۵۰
۴۰	☆ پوشیدہ اعانت	۵۰
۴۱	امام سجادؑ اور رسالہ حقوق	۵۳
۴۲	امام سجادؑ اور انسانی حقوق کا بنیادی خاکہ	۵۳
۴۳	رسالہ حقوق کے امتیازات اور خصوصیات	۵۴
۴۴	اہم حقوق	۵۵
۴۵	رسالہ حقوق اور سماجی عدل و انصاف	۵۷
۴۶	مصادر و اسناد	۵۹
۴۷	تعارف مولف	۶۳

Presented By: https//jafrilibrary.com

باسمہ تعالیٰ

عرض ناشر

الحمد لاھلہ والصلوٰۃ علیٰ اھلھا

بیکراں مصائب وآلام کے باوجود امام زین العابدین علیہ السلام نے امامت کی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی انجام دیتے ہوئے انسانی تربیت کے جو کارنامے انجام دیئے ہیں وہ رہتی دنیا تک ناقابل فراموش رہیں گے۔ بالخصوص صحیفۂ کاملہ کی دعاؤں میں کیا کیا بہترین تعلیمات موجود ہیں۔ امام زین العابدین علیہ السلام کا رسالہ حقوق بھی انسانی تربیت کے سلسلے میں ایک نادر نعمت ہے۔ معبود جزائے خیر دے حجۃ الاسلام ڈاکٹر عبد اللہ احمد الیوسف صاحب (قطیف) کو کہ انہوں نے اس کتاب میں انسانی تربیت کے سلسلے میں امام زین العابدین علیہ السلام کے تعلیمات پر بڑے ہی دل نشیں انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ جس کا عام فہم اور سلیس ترجمہ جوان وفعال عالم دین حجۃ الاسلام مولانا میرزا عسکری حسین صاحب (مبلغ کویت) نے فرمایا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ناظرین کو تربیتی دنیا کے رموز سے واقفیت حاصل ہوگی۔ بحمد اللہ ادارۂ اصلاح اس کی اشاعت کا شرف حاصل کر رہا ہے۔ دعا فرماتے رہیں کہ اس طرح کے شرف بتوفیقات الٰہی و بتائیدات معصومین علیہم السلام بالخصوص حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیر سرپرستی یہ کاروانِ خدمت پیش قدمی کرتا رہے۔

فقط

سید محمد جابر جوراسی

مسئول ادارۂ اصلاح، لکھنؤ ۳

۱۵/ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۲ھ۔ ۱۳۸۲ شہادت حسینی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

پیش لفظ

امام علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب حضرت سید سجاد علیہ السلام (۳۸ھ تا ۹۵ھ) سلسلۂ امامت کی چوتھی کڑی اور اہل بیت اطہارؑ میں سے ہیں۔ ان سے اللہ نے ہر رجس و برائی کو دور رکھا ہے۔

امام سجادؑ اپنے دور امامت میں بلاتفریق خاص و عام کے لئے منارہ علم اور مرکز تربیت ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت کے حقیقی ترجمان اور مفسر قرآن بھی تھے۔

آپ عبادت، زہد، تقوی اور پرہیزگاری کی اعلی مثال تھے۔ آپؑ کو ساجدین کا سردار، عبادت گزاروں کی زینت اور پرہیزگاروں کا پیشوا کہا گیا ہے۔

امام سجادؑ نے اپنی زندگی میں بہت سے حادثات اور تلخیوں کا سامنا کیا جن میں واقعہ کربلا سب سے زیادہ المناک و کربناک تھا اور اس کے اثرات بھی اس قدر تلخ اور دردآور تھے کہ امام سجادؑ پوری زندگی صبر و وقار اور حکمت کے ساتھ انہیں یاد کرتے رہے۔

امام سجادؑ نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد پہلی صدی ہجری کے دوسرے نصف کے پرآشوب دور میں، امامت کی باگ ڈور سنبھالی اور تمامتر دشواریوں اور حالات کی دگرگونیوں کے باوجود امامت و قیادت کے فرائض انجام دیتے رہے۔

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

امام سجادؑ امت پر منڈلاتے خطرات کا قریب سے جائزہ لے رہے تھے، جن میں سب سے نمایاں امت مسلمہ کا بیرونی اور غیر اسلامی ثقافتوں سے متاثر ہونا تھا جس نے مسلمانوں کی شناخت و انفرادیت اور اسلامی امت کی راہ و روش کو بدل دیا تھا۔

دوسرا مسئلہ مذہبی اور اخلاقی اقدار کا زوال اور معاشرہ میں برائیوں کا بڑھنا اور لوگوں کا دنیاوی عیش و عشرت میں بیش از حد غرق ہونا تھا۔ جس کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اس طرح لوگوں کو دنیاوی زرق و برق میں الجھا کر اسلامی راہ و رسم اور اسلام کے اعلی اہداف و مقاصد سے دور کیا جاسکے۔

ایسے حالات میں امام سجادؑ نے واقعہ کربلا کے بعد انسانی سماج کی تعمیر و تربیت کے لئے معاشرہ میں لوگوں کی دینی و علمی تربیت کی مہم چلائی اور ایسے شاگرد تیار کئے جو سماج میں معلم اور مربی ہونے کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کو مزید خطاؤں اور لغزشوں سے بچاسکیں نیز سماج کے علم دوست طبقہ میں علوم و معارف کو عام کریں۔

امام سجادؑ کی تربیت و خدمات کا محور انسان سازی اور معاشرہ میں تعلیم و تربیت تھا کیونکہ امت کی پیش رفت اور ثقافتی رشد و نمو میں لوگوں کی تربیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

انسانی سماج کی تعلیم و تربیت میں امام سجادؑ کی کاوشوں پر اس کتاب میں مختصر روشنی ڈالی گئی ہے۔ چنانچہ امام سجادؑ کی کاوشوں کے چند نمایاں پہلوؤں کو مندرجہ ذیل عناوین میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے:

۱۔ روحانی تربیت (دعاؤں کے ذریعہ تربیت)

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲۔انسانی تربیت (غلاموں کی تربیت)

۳۔معاشی تربیت (فقیروں اور ناداروں کی دستگیری)

۴۔حقوق کی ترویج (رسالہ حقوق کے ذریعہ تربیت)

امام سجادؑ مسلمانوں کو اخلاقی، روحانی، علمی، فکری اور معاشی اعتبار سے اس مقام پر لے جانا چاہتے تھے کہ معاشرہ میں لوگ اپنی ذمہ داریوں کو سنبھال سکیں کیونکہ سماج میں علمی اور دینی اعتبار سے تربیت یافتہ افراد ہی معاشرہ کی ذمہ داریوں کو سنبھال سکتے ہیں ۔معاشرہ کی تعمیر وترقی اور عملی پیشرفت ایسے ہی لوگ کر سکتے ہیں ۔

امام سجادؑ کی درسگاہ سے بے شمار لوگ فیض یاب ہوئے ہیں ۔آپؑ کی درسگاہ میں ایسے علماء، فقہاء اور بزرگ دانشور پروان چڑھے ہیں جو بے مثل و بے نظیر ہیں ۔

آخر میں اللہ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کو میرے اعمال نامہ کی سنگینی اور اس دن کا ذخیرہ قرار دے کہ جس میں مال و اولاد ہرگز کام نہیں آئے گی، سوائے یہ کہ انسان قلب سلیم کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو۔اور بے شک اللہ کی ذات، امیدوں کا مرکز، آرزوؤں کا محور نیز جودوعطا اور رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔

اللہ المستعان

عبداللہ احمد الیوسف

الحلۃ ۔القطیف

الجمعۃ ۷/ رمضان ۱۴۳۸ھ ۲/جون ۲۰۱۷ء

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عرض مترجم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتھک کوششوں کے بعد جو انقلاب اور تبدیلی جزیرہ عرب اور قرب و جوار کے دیگر خطوں میں آئی تھی وہ خود میں ایک مثال ہے۔لیکن آپؐ کی آنکھیں بند ہوتے ہی مسلمانوں کے ایک قابل ملاحظہ طبقہ میں انحراف واختلاف نمایاں ہونے لگا۔

رسول اللہؐ کی رحلت کے بعد اسلام میں سب سے پہلی دراڑ مسئلہ خلافت پر نمایاں ہوئی۔ آنحضرتؐ نے اپنے بعد کیلئے اپنے جانشین اور خلیفہ مقرر فرمادئے تھے،لیکن مسلمانوں کے ایک طبقہ نے اسے تسلیم نہ کیا اور ایک مستقل سلسلہ خلافت تیار کرلیا جس کا آغاز سقیفہ بنی ساعدہ سے ہوا۔ جہاں مسلمانوں کے ایک گروہ نے تمام مسلمانوں کے لئے ایک خلیفہ مقرر کرلیا۔

جانشینی پیغمبر اکرمؐ میں اختلاف دراصل مکمل دین میں اختلاف کا سبب ہوتا ہے کیونکہ خلیفہ رسولؐ اور ان کا جانشین دراصل ان کے دین کا ترجمان اور مبین کی حیثیت رکھتا ہے اور ایسے جانشین کا انتخاب خدا یا خود پیغمبر اکرمؐ ہی کر سکتے ہیں اور اس خلیفہ و جانشین کا سلسلہ علم و دانائی پیغمبر خداؐ اور پھر اس کے بعد وحی خدا اور علم لدنی سے ہوتا ہے تاکہ دین کو اسی طرح بیان کرے جس طرح اللہ نے اپنے پیغمبرؐ پر نازل کیا ہے۔ایسے میں خلافت میں اختلاف دراصل دین کے صحیح منبع و ماخذ میں اختلاف ہے اور خلافت میں انحراف دراصل حصول دین کے صحیح راستہ میں اختلاف ہے۔

مسلمانوں نے اپنی اس غلطی کی اصلاح نہیں کی اور عرصہ دراز تک بلکہ آج تک اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔جبکہ اللہ نے سلسلہ امامت و جانشینی رسولؐ صرف اس لئے قائم کیا تھا کہ مسلمان صحیح دین اور صحیح شریعت پر گامزن رہیں۔لیکن ایک بڑے طبقہ کا انحراف سبب ہوا کہ رفتہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

رفتہ مسلمانوں سے تمام اقدار و افکار اسلام دور جاتی رہیں اور بیرونی وغیر اسلامی تہذیبوں سے اسلامی معاشرہ متاثر ہوتا رہا اور عالم یہ ہوا کہ پہلی صدی ہجری ہی میں مدینہ منورہ جیسے مقدس شہر میں غنا و رقاصی جیسے محرمات عام ہونے لگے، زمانہ جاہلیت کی تمام رسمیں پھر سے زندہ ہونے لگیں، پھر سے طبقاتی نظام اور عرب و عجم کا فرق مسلمانوں کے درمیان پنپنے لگا اور نہ صرف یہ مسلمان نماز و روزہ جیسے فرائض کے احکام بھولنے لگے اور دین صرف رسم و آداب کی شکل میں باقی رہنے لگا۔

چنانچہ ایسے حالات میں دین کا خاتمہ یقینی تھا اور مکمل طور پر پھر سے اسلام کفر میں تبدیل ہوجاتا، تمام دینی قدریں ختم ہوجاتی ہیں، خلافت و امامت کا سلسلہ جو اللہ نے اپنے نبی کے ذریعہ قائم کیا تھا وہ سینہ سپر ہوکر دین اور تمام دینی اقدار کے لئے ایک ڈھال کے مانند اس کی حفاظت و پاسبانی کرتا رہا اور امام علیؑ سے لیکر آخری امام تک تمام اماموںؑ نے اپنے زمانے اور حالات کے اعتبار سے دین کی حفاظت کی اور دین کو تباہ و برباد ہونے سے بچایا اور یہ الٰہی سلسلہ بعد کی نسلوں تک صحیح و سالم منتقل کیا۔

اس سلسلہ میں امام زین العابدین سید الساجدینؑ کا ایک منفرد اور نمایاں کردار تھا۔ آپؑ کا دور واقعہ کربلا کے بعد ایک پرآشوب اور تباہ کن دور سے گزر رہا تھا۔ اسلام سسکیاں لے رہا تھا دینی اقدار خاتمہ کی کگار پر تھے، دور جاہلیت کی تمام عادتیں و آداب پھر سے پنپنے لگیں۔ لیکن امام سجادؑ نے اپنی تدابیر و حکمت عملی کے ذریعہ دین حق کو پھر سے زندہ کیا اور پھر سے اسی اسلام کو معاشرہ میں پلٹایا جو رسول خداؐ لے کر آئے تھے۔ یقیناً سلسلہ خلافت و امامت میں مکمل طور پر مسلمانوں کو متفق نہ کر پائے لیکن دین کا سرمایہ و اقدار کو بچالیا، ڈوبتی انسانیت کو پھر حیات نو دے دی۔

سر دست کتاب میں اسی موضوع پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کتاب کا عربی سے اردو میں ترجمہ ہوا ہے۔ عربی میں اس کا عنوان ''الامام السجاد و البناء الانسان'' جس کا

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اردو میں ''امام سجادؑ اور انسانی تربیت'' کے عنوان سے ترجمہ ہوا۔

اس کتاب کے مولف جناب حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا ڈاکٹر عبداللہ احمد الیوسف ہیں۔ آپ سرزمین قطیف سے ایک فاضل و قابل قدر محقق و مولف ہیں۔ آپ مختلف موضوعات پر متعدد کتابیں اور مقالات و مضامین کے مولف و مصنف ہیں۔ کتاب حاضر میں آپ کی کاوش و قلم فرسائی آپ کے علم و دانش اور بالغ نظری کی دلیل ہے۔ اس کتاب میں مندرجہ ذیل اہم موضوعات کی توضیح و تشریح کی گئی ہے:

لوگوں کی روحانی تربیت (دعاؤں کے ذریعہ تربیت)، انسانی کی قدر و منزلت کی پاسداری (غلاموں کی تربیت)، معاشی تربیت (فقرا اور تنگ دست لوگوں کی دستگیری) اور حقوق کی پاسداری (رسالہ حقوق)۔

مذکورہ عناوین امام سجادؑ کی زمانہ کی ضرورتوں اور مشکلات کا حل ہیں کیونکہ امام سجادؑ نے ان موضوعات پر توجہ اس لئے مرکوز کی کیونکہ انہیں مسائل کے فقدان کے سبب روز بروز اس دور کا معاشرہ تنزلی اور زوال کی طرف بڑھتا جا رہا تھا اور اسلامی قدریں ختم ہوتی جا رہی تھیں۔ اگرچہ ائمہؑ کی تاریخ اور سیرت نگاروں نے پراکندہ شکل میں ان باتوں کو بیان کیا ہے لیکن یکجا منظم و منسجم طور پر ایسی تحریریں کم ہیں۔ مولف کی یہ کاوش قابل داد ہے۔

ایسی کتابوں کا ہماری زبان میں بھی ہونا ضروری ہے اور یقینا اس سلسلہ میں برصغیر کے بزرگوار علماء نے گاہے بگاہے قلم فرسائی کی ہے اور اس جیسے عناوین پر کتابیں یا مقالات تحریر کئے ہیں، لیکن ضرورت اس بات کی تھی کہ اس طرح کے عناوین مزید تفصیل اور عصری تقاضوں کے پیش نظر آسان زبان میں بیان ہوں تاکہ جدید نسل ان سے مانوس ہو اور ائمہؑ بالخصوص امام سجادؑ کی اسٹریٹجی اور حکمت عمل سے آشنا ہوں کہ غیر سے غیر حالات میں رہ کر ہمارے اماموںؑ نے کس طرح دین کی پاسبانی کی ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

البتہ واضح ہے کہ ہر زبان میں تحریر اور بولچال کا اپنا نہج ہوتا ہے جو دوسری زبانوں سے مختلف ہوا کرتا ہے، لہٰذا ترجمہ کے دوران اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ مبداء اور اصل زبان سے ترجمہ ہونے والی زبان میں من وعن عبارتوں کو منتقل نہ کیا جائے کیونکہ بسا اوقات صرف لفظی ترجمہ کے سبب مفہوم بالکل گنگ ہو جاتا ہے اور یا پھر کبھی کبھی بدل بھی جاتا ہے۔ لہٰذا لفظی ترجمہ سے زیادہ اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ الفاظ اور عبارت کی حفاظت کرتے ہوئے ترجمہ ہونے والی زبان میں بولے جانے والے محاوروں کا لحاظ کرتے ہوئے اس کا ترجمہ ہو تا کہ مفہوم ومعنی اور مولف کا مافی الضمیر ادا ہو سکے۔

اس کتاب کے ترجمہ میں حتی الامکان اس بات کا لحاظ کیا گیا ہے۔ ترجمہ بالکل لفظی وسطری نہیں ہے بلکہ ضرورت کے پیش نظر جملوں میں تقدم وتاخر اور الفاظ کی حدوں سے باہر مفہوم ومعنی کی ادائیگی اور اردو میں موجود بول چال اور تحریری رسم ونہج کا لحاظ کیا ہے۔

اس مقام پر میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں جنھوں نے اس تحریر کو لائق اشاعت بنایا، بالخصوص مولانا ڈاکٹر مہدی باقر خان کا شکریہ جن کی ادیبانہ تصحیح اور نظر ثانی نے اس کتاب کو طباعت کے قابل بنایا۔

اسی طرح ادارہ اصلاح لکھنؤ کا بھی بے حد شکر گزار ہوں۔ اس معزز، قدیمی، خدوم وعلم دوست ادارے سے اس کتاب کی طباعت نے اس کی اہمیت کو مزید چار چاند لگا ئے۔

البتہ بارگاہ اہل بیتؑ میں ہر کاوش حقیر ہوتی ہے۔ لہٰذا اپنی تمامتر بے بضاعتی کا اقرار کرتے ہوئے دعا ہے کہ بارگاہ خدا اور اہل بیتؑ میں یہ کاوش قبول ہو اور مولف کو ان کی اس بیش قیمت تحریر کا اجر وثواب میں اور مجھ حقیر کو اس کے ترجمہ کی جزا ملے۔

الاحقر
مرزا عسکری حسین، مقیم کویت
۶/ جمادی الاولی ۱۴۴۲ھ: ۲۱/ دسمبر ۲۰۲۰ء

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اھداء

ہم اپنی اس حقیر کاوش کو انبیاء و مرسلین و ائمہ طاہرین علیہم السلام اور بالخصوص حضرت حجت ابن الحسن صاحب العصر والزمان عج

کی خدمت میں اہدا کرتے ہیں

اور دعا ہے کہ آپؑ کی بارگاہ میں یہ ہدیہ قبول ہو۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام سجاد علیہ السلام اور دعاؤں کے ذریعہ تربیت

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اپنے بندوں کو دعا مانگنے کا حکم دیا ہے۔ ذیل میں چند آیات ملاحظہ کی جاسکتی ہیں، ارشاد ہوتا ہے: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ[1]۔ اور تمہارے پروردگار نے کہا، مجھے پکارو میں جواب دوں گا۔

نیز ارشاد ہوتا ہے: وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ[2] ''اور جب میرے بندوں نے آپ سے میرے بارے میں دریافت کیا تو (کہہ دیجے کہ) میں (ان سے) قریب ہوں۔ پکارنے والے کو جواب دیتا ہوں، تو وہ میری آواز پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں شاید کہ وہ ہدایت یافتہ ہو جائیں''۔

اور اللہ نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ اخلاص و یقین کے ساتھ جو کوئی بھی اس کی بارگاہ میں دعا مانگے، اللہ قبول کرے گا۔ لہٰذا ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ بارگاہ خداوندی میں دنیا و آخرت کی تمام حاجات کو طلب کرے۔

دعا کی اہمیت و فضیلت کے باب میں بے شمار اور متواتر روایات ہیں، جن سے دعا

۱۔ سورہ غافر، آیت: ٦۰

۲۔ سورہ بقرہ، آیت: ۱۸٦

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

کی عظمت نیز دنیا و آخرت کی تمام حاجتیں پوری ہونے میں دعا کا کردار نمایاں ہوتا ہے۔

چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ ’دعا عبادت کی روح ہے‘۔[۱]

یا دوسری روایت میں ارشاد فرماتے ہیں: ’دعا مومن کا اسلحہ، دین کا ستون اور زمینوں اور آسمانوں کا نور ہے‘۔[۲]

یا وہ روایت جس میں آپؐ فرماتے ہیں: ’اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ با عظمت و محترم کوئی شی نہیں ہے‘۔[۳]

نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ ’قیامت کے دن، عمل میں ہر اعتبار سے ظاہری طور پر یکساں دو لوگ بہشت میں ایک ساتھ داخل ہوں گے، ان میں جب ایک کو، دوسرے پر برتری دی جائے تو وہ بارگاہ خدا میں سوال کرے گا: بارالہٰ عمل کے اعتبار سے ہم دونوں یکساں تھے، لیکن اجر میں یہ فرق کیوں؟ تو آواز آئے گی: وہ مجھ سے دعا مانگتا تھا اور تم میری بارگاہ میں دعا نہیں کرتے تھے۔

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ کی بارگاہ سے بہت زیادہ مانگو، کیونکہ اللہ کے لئے کوئی بھی عطا بڑی نہیں ہے‘۔[۴]

اس سلسلہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ: ’روئے زمین پر اللہ

۱۔ مستدرک الوسائل، طبرسی، ج۵، ص۱۶۸، ح۵۵۷۶

۲۔ اصول کافی، الشیخ الکلینی، ج۲، ۴۳۹، نمبر ۱

۳۔ بحارالانوار، علامہ مجلسی، ج۹۰، ص۲۹۴، ح۲۳

۴۔ بحارالانوار، ج۹۰، ص۳۰۲، ح۳۹۔ وسائل الشیعۃ، الحر العاملی، ج۷، ص۲۴، رقم۸۶۰۵

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل دعا ہے۔[۱]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمیشہ دعا کیا کرو، کیونکہ دعا میں ہر مرض کی شفا ہے۔[۲]

معاویہ ابن عمار کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ سے کہا: مولا قربان جاں آپؑ پر، میری عرض یہ ہے کہ دو لوگ ایک ساتھ مسجد میں داخل ہوتے ہیں اور ایک نماز میں اور دوسرا دعا میں مشغول ہو جاتا ہے، ان دونوں میں برتر کون ہے؟ امامؑ فرماتے ہیں کہ دونوں ہی برتر ہیں۔ ابن عمار فرماتے ہیں: مولا وہ تو میں جانتا ہوں لیکن ان دونوں میں کون زیادہ برتر ہے؟

امامؑ نے فرمایا: جو زیادہ دعا مانگے۔ تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اس برتری کی وجہ، اللہ کا وہ فرمان ہے جس میں ارشاد ہوتا تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری حاجت روائی کرونگا۔[۳]

یہ اور اس طرح دیگر تمام روایات، دعا کی برتری اور اس کی فضیلت پر بہترین گواہ ہیں۔ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دعا عبادتوں میں سب سے برتر ہے۔ لہٰذا آئمہؑ سے منقول دعاؤں کو پڑھنا اور ان کے معنی میں غور و تدبر کرنا بے حد ضروری ہے نیز ان کے مضامین سے زیادہ سے زیادہ آشنائی اور انکے تربیتی، معنوی اور اخلاقی مطالب کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ لازمی ہے۔

۱۔ وسائل الشیعہ، الحر العاملی، ج ۷، ص ۳۱، رقم ۸۶۲۸

۲۔ اصول کافی، الشیخ کلینیؒ، ج ۲، ص ۴۷۰، رقم ۱

۳۔ سورہ غافر، آیت ۶۰، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، علامہ طبرسی، ج ۸، ص ۸۲۳

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

صحیفہ سجادیہ اور دعاؤں کے ذریعہ تربیت

سید سجاد امام علی ابن الحسینؑ نے دعاؤں کی شکل میں مسلمانوں کے لئے بے بہا خزانے چھوڑے ہیں۔آپ ؑ کی دعائیں عقائد اور اخلاق وفکری تربیت کے باب میں اہم اورنہایت عمیق مضامین کی حامل ہیں۔

امام سجادؑ نے دعا کو تربیت کا بہترین وسیلہ بنایا اور دعاؤں کے سہارے ایسے علما،فقہا، راوی،محدثین اور مفسرین کی تربیت کی ہے جو اخلاق وفضائل میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ آپؑ کی اس تربیت گاہ میں ایسی شخصیتوں نے تربیت پائی ہے جوعلم ومعرفت اور عقل وخرد میں بے مثل و یکتا تھے اور مختلف اسلامی علوم ومعارف میں مہارت کے سبب شہرہ آفاق تھے۔

صحیفہ سجادیہ جو امام سجادؑ کی دعاؤں کا مجموعہ ہے،صرف بارگاہ خدا میں مناجات،اس کے حضور میں راز ونیاز اور گریہ وزاری کا مجموعہ نہیں ہے،بلکہ اس کتاب میں ایسے اعتقادی، اخلاقی،سماجی اور تربیتی مسائل ہیں جوعلم ومعرفت کا خزانہ ہیں۔

صحیفہ سجادیہ کی عظمت واہمیت کے لئے یہی کافی ہے کہ اس کتاب پر بے شمار شرحیں لکھی گئی ہیں۔جلیل القدر محقق حضرت آقائے بزرگ تہرانی نے اپنی کتاب الذریعہ الی تصانیف الشیعہ میں اس کتاب پر متعدد شرحیں ذکر کی ہے۔

صحیفہ سجادیہ ایک تربیتی منشور ہونے کے ساتھ ایسے اخلاقی،روحانی اور معنوی معارف پر مشتمل ہے جو اعلی اخلاقی اور معنوی کمالات تک پہنچنے کے لئے مشعل راہ ہیں۔

امام سجاد ؑ نے دعاؤں کے ذریعہ معاشرے میں (اخلاقی) تباہیوں کا مقابلہ اور سد

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

باب کرنے کے لئے پہلے ایسے شاگرد تیار کئے جو معاشرہ کی اصلاح اور برائیوں کے ازالہ میں امامؑ کی مدد کرسکیں۔

صحیفہ سجادیہ کی اہمیت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اسے ''زبور آل محمدؐ'' بھی کہا جاتا ہے۔ عربی فصاحت و بلاغت میں نہج البلاغہ کے بعد اس کتاب کو سب سے اہم کتاب جانا جاتا ہے، اتنا ہی نہیں بلکہ اپنے زمانہ کے مشہور و معروف مرجع تقلید حضرت آیت اللہ مرعشی نجفی نے اسکندریہ کے معروف مفتی، اہل سنت کے بزرگ عالم، صاحب تفسیر طنطاوی کو صحیفہ سجادیہ کا ایک نسخہ بھیجا تو انہوں نے سپاس و شکریہ کے بعد جواب میں کچھ اس طرح لکھا:

''ہماری یہ بدقسمتی تھی کہ ہم سلسلہ نبوت کے اس عظیم سرمایہ سے اب تک محروم رہے۔ میں نے جتنی بار بھی اس کتاب کو پڑھا، مجھے کلام خالق سے کم اور کلام مخلوق سے برتر لگی''۔

صحیفہ سجادیہ ستر (۷۰) سے زائد دعاؤں پر مشتمل ہے۔ ذیل میں ان کے عناوین ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں:

۱۔حمد الٰہی
۲۔رسول اکرمؐ پر درود وسلام
۳۔حاملان عرش پر درود وسلام
۴۔انبیاء پر ایمان لانے والوں پر درود وسلام
۵۔اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے دعا
۶۔صبح وشام کی دعا
۷۔مشکلات کے وقت کی دعا
۸۔استعاذہ خدا کی دعا

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

۹۔طلب مغفرت کی دعا

۱۰۔پناہ خدا کی دعا

۱۱۔عاقبت بخیر ہونے کی دعا

۱۲۔اعتراف گناہ اور طلب توبہ کی دعا

۱۳۔طلب حاجات کی دعا

۱۴۔ستمگاروں سے بچنے کی دعا

۱۵۔ دفع مرض کی دعا

۱۶۔عفوو درگذشت کی دعا

۱۷۔دفع شر شیطان کی دعا

۱۸۔دفع بلیات کی دعا

۱۹۔بارش کی دعا

۲۰۔پاکیزہ اخلاق سے آراستگی کی دعا

۲۱۔رنج واندوہ کے موقعہ پر دعا

۲۲۔شدت وسختی کے وقت دعا

۲۳۔طلب عافیت کی دعا

۲۴۔والدین کے حق میں دعا

۲۵۔اولاد کے حق میں کی دعا

۲۶۔پڑوسیوں اور دوستوں کے لیے دعا

۲۷۔سرحدوں کے محافظوں کے لئے دعا

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

۲۸۔ اللہ سے تضرع وزاری کی دعا

۲۹۔ تنگی رزق کے موقعہ پر دعا

۳۰۔ ادائے قرض کی دعا

۳۱۔ دعائے توبہ

۳۲۔ نماز شب کے بعد کی دعا

۳۳۔ دعائے استخارہ

۳۴۔ گناہوں کی رسوائی سے بچنے کی دعا

۳۵۔ رضائے الٰہی پر خوش رہنے کی دعا

۳۶۔ بجلی کڑکنے کے وقت کی دعا

۳۷۔ ادائے شکر میں کوتاہی کی دعا

۳۸۔ عذر و مغفرت کی دعا

۳۹۔ طلب عفو و رحمت کی دعا

۴۰۔ موت کو یاد کرنے کے وقت کی دعا

۴۱۔ پردہ پوشی ونگہداشت کی دعا

۴۲۔ دعائے ختم قرآن

۴۳۔ دعائے رویت ہلال

۴۴۔ استقبال ماہ رمضان کی دعا

۴۵۔ وداع ماہ رمضان کی دعا

۴۶۔ عیدین اور جمعہ کی دعا

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

۴۷۔روز عرفہ کی دعا

۴۸۔عید قربان اور جمعہ کی دعا

۴۹۔دشمن کے مکر و فریب سے بچنے کی دعا

۵۰۔خوف الٰہی میں دعا

۵۱۔عاجزی و ناتوانی میں دعا

۵۲۔تضرع والحاح میں دعا

۵۳۔عاجزی و فروتنی میں دعا

۵۴۔رنج واندوہ کے دور ہونے کی دعا

۵۵۔تسبیح کی دعا

۵۶۔حمد کی دعا

۵۷۔آل محمدؑ کو یاد کرتے وقت کی دعا

۵۸۔جناب آدمؑ پر درود

۵۹۔سختیوں سے نجات کی دعا

۶۰۔خوف وھراس سے بچنے کی دعا

۶۱۔عاجزی و فروتنی کی دعا

۶۲۔یک شنبہ کی دعا

۶۳۔پیر کے دن کی دعا

۶۴۔منگل کے دن کی دعا

۶۵۔بدھ کے دن کی دعا

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۶۶۔جمعرات کی دعا

۶۷۔جمعہ کے دن کی دعا

۶۸۔شنبہ کی دعا

۶۹۔مناجات خمسة عشر

امام سجادؑ جن دعاؤں کو شب و روز پڑھا کرتے تھے، وہ دراصل آپؑ کے تربیتی، اخلاقی اعتقادی اور ثقافتی اصول ہیں جنہیں آپؑ نے دعاؤں کے ذریعہ معاشرہ کی فکری، عملی اور اخلاقی تربیت کے ایک نصاب کے طور پر پیش کیا ہے۔

اہم یہ ہے کہ ہم دعاؤں کے اس مجموعہ کو صرف قرائت و تلاوت تک محدود نہ رکھیں، بلکہ اس کی افادیت کا تقاضا یہ کہ ہم اس کے مضامین کا عمیق مطالعہ کریں اور ان کے مفاہیم میں غور و خوض کریں۔

دعائیں، ایک مسلمان کی روحانی اور معنوی ترقی اور اس کے تربیت نفس کا بہترین وسیلہ ہیں۔ لہٰذا انسان کی زندگی میں دعاؤں کی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کے مضامین کو مندرجہ ذیل ترتیب سے پیش کیا گیا ہے:

۱۔ دعاؤں کے ذریعہ تربیت کے باب میں چند اہم نکات

۲۔دعاؤں کے آثار و فوائد

۳۔دعاؤں کے قبول ہونے کی شرطیں

۴۔دعاؤں کے قبول ہونے میں رکاوٹیں

۵۔آخر میں بعض مستجاب دعاؤں کے نسخے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

دعا کے آثار

اللہ نے اپنی کتاب میں لوگوں کو دعا کا حکم دیا ہے۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ[۱] اللہ نے دعاؤں کے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے، لہٰذا ایک مومن پر فرض ہے کہ وہ اپنی دینی اور دنیاوی حاجتوں کے لئے بارگاہ خدا میں دعا کرے۔

دعا کے بے شمار آثار وفوائد ہیں جن میں سے بعض کو ذیل میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:

۱۔ دعا عبد و معبود کے درمیان میں ربط و وصال کا ذریعہ ہے۔ بندہ دعاؤں کے ذریعہ پروردگار سے اپنے گناہوں اور خطاؤں کی معافی طلب کرتا ہے اور دعا، خداوند متعال کی رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے کیونکہ اللہ اپنے بندوں پر بہت رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ دعا انسان کے اندر روحانیت اور معنویت کو بڑھاوا دیتی ہے۔ دعا کے ذریعہ انسان معنوی اور روحانی اعتبار سے پختہ و مضبوط ہوتا ہے، خاص کر وہ دعائیں جو اماموں سے مروی ہیں ان کا خاص اثر ہوتا ہے، کیونکہ یہ دعائیں بارگاہ خدا میں خشوع و خضوع اور تسلیم و تذلیل کا بہترین مضمون ہیں۔

۳۔ دعاؤں کے ذریعہ انسان اپنی دنیا اور آخرت کی حاجتوں کو مانگتا ہے۔

چنانچہ ارشاد پروردگار ہوتا ہے: اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ[۲]۔ وَإِذَا سَأَلَكَ

۱۔سورہ غافر، آیت: ۶۰

۲۔سورہ غافر، آیت: ۶۰

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ[۱]

۴۔ دعا سے انسان کے نفس کو جلا ملتی ہے، اس کی زبان و دل میں پاکیزگی آتی ہے، اسے روحانی ذوق اور اس کی فکر کو صحت ملتی ہے نیز انسان، اللہ سے خطاب کا ادب سیکھتا ہے۔

۵۔ اماموں سے منقول دعاؤں میں ایسے عمیق و بلیغ، اعتقادی، اخلاقی اور تزکیہ نفس سے متعلق مضامین ہیں جنکی مسلسل قرائت سبب ہوتی ہے کہ وہ مفاہیم انسان کے وجود کا حصہ بن جائیں۔

۶۔ دعائیں؛ تزکیہ نفس، خواہشات کے اعتدال اور نفس کو اخلاقی برائیوں سے دور رکھنے نیز اچھی عادتوں کے سیکھنے اور اعلی اخلاق کو حاصل کرنے میں ذریعہ ہیں۔

۱۔ سورہ بقرہ، آیت:۱۸۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

استجابت کی شرطیں

دعاؤں کے قبول ہونے اور اس کے فوائد و اثرات کے ظاہر ہونے کی کچھ شرطیں ہیں، جن کے بغیر دعائیں مستجاب نہیں ہوتیں۔ ذیل میں دعاؤں کے مستجاب ہونے کی چند شرطیں قابل ملاحظہ ہیں:

۱۔معرفت خدا

دعا سے قبل خدا کی صحیح شناخت و معرفت ضروری ہے، کیونکہ بغیر شناخت و معرفت کے دعا بے معنی ہے۔ امام کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں، امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں کچھ لوگوں نے کہا: ہم دعا کرتے ہیں لیکن ہماری دعا مستجاب نہیں ہوتی۔ آپ ؑ نے فرمایا: کیونکہ تم لوگ جس کی بارگاہ میں دعا مانگتے ہو، اس کی معرفت نہیں رکھتے ہو![1] لہٰذا اللہ کی معرفت رکھنے والے کی دعا اور معرفت نہ رکھنے والے کی دعا میں بہت فرق ہوتا ہے۔

۲۔اللہ کے احکام پر عمل

دعا کے قبول ہونے کی دوسری اہم شرط، اللہ کے احکام پر عمل اور اس کے محرمات سے دوری ہے۔ واجبات کی ادائیگی اور محرمات سے دوری دعاؤں کے مستجاب ہونے کی بنیادی شرط ہے۔ لہٰذا وہ شخص جو مسلسل گناہوں کی تکرار کرتا ہے اور اللہ کے احکام کی خلاف ورزی اور معصیت میں غرق ہوتا ہے، اس کی دعائیں مستجاب نہیں ہوتیں۔ امام علی ؑ فرماتے ہیں: ''بغیر عمل کے دعا کرنے والے کی مثال اس تیر انداز کی ہے جو بغیر کمان کے

۱۔ بحار الانوار، علامہ مجلسی، ج ۹۰ ص ۳۶۸

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

تیر چلائے"[۱]

۳۔ قلبی رجحان

دعا کے وقت انسان کا دل و جان سے اللہ کی بارگاہ میں متوجہ ہونا دعاؤں کے قبول ہونے کی ایک بنیادی شرط ہے، لہٰذا غفلت میں ڈوبے انسان کی دعائیں مستجاب نہیں ہوتیں۔

رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ" اللہ غافل دلوں کی دعائیں قبول نہیں کرتا"[۲]، دوسری حدیث میں ارشاد ہوتا ہے" دعائیں مانگتے وقت، رقت قلب کو غنیمت سمجھو کہ وہ اللہ کی رحمت ہے"[۳] یا مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ:"لہو (ولعب) میں ڈوبے دل کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں"۔[۴]

یا امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ" اللہ غافل دلوں کی دعائیں قبول نہیں کرتا، جب بھی حضور قلب کے ساتھ دعا کرو تبھی قبولیت کو یقینی سمجھو"[۵]

لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ بارگاہ خدا میں حضور قلب کے ساتھ دعا مانگیں تا کہ ہماری دعائیں پوری ہوسکیں۔

۴۔ حلال روزی

رزق حلال کی تلاش اور اپنے عیال کے لئے حلال روزی کمانا بہترین عبادت

۱۔ نہج البلاغہ، ج ۴ ص ۴۰۷، رقم ۳۳۸، الخصال، شیخ صدوق ص ۶۲۱

۲۔ وسائل الشیعہ، حرعاملی، ج ۷ ص ۵۳، رقم ۸۷۰۱

۳۔ بحارالانوار، ج ۹۰ ص ۳۱۳

۴۔ بحارالانوار، ج ۹۰ ص ۳۱۴، ح ۱۹

۵۔ اصول کافی، ج ۲ ص ۴۷۳، ح ۱

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہے۔انسان کے حلال رزق کا اس کی روح و افکار پر اثر ہوتا ہے ۔انسان کی اگر روزی حلال ہو تو اس کی دعائیں بھی مستجاب ہوتی ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ”جو اپنی دعائیں مستجاب کروانا چاہتا ہے اسے اپنی کمائی کو حلال رکھنا چاہیئے“[۱]۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں: ”اگر تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی دعا مستجاب ہو، تو وہ اپنی کمائی کو حلال رکھے اور لوگوں کی حق تلفی سے بچے، کیونکہ اللہ اس انسان کی دعا مستجاب نہیں کرتا کہ جس کی روزی حرام ہو اور یا اس کے ذمہ کسی کا حق ہو“۔[۲]

۵۔ کیفیت دعا

دعا کے قبول ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ انسان خلوص دل کے ساتھ دعا مانگے۔

قرآن مجید میں ارشاد پروردگار ہے: هُوَ الْحَيُّ لَآإِلَهَ إِلَّآ هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ[۳] ”وہ حی ہے اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی بارگاہ میں اخلاص کے ساتھ دعائیں کرو اور اسی کے اختیار میں روز جزا ہے“

دوسرے یہ کہ دعا تنہائی میں شکستہ دلی کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ارشاد ہوتا ہے {ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً[۴] ”اور اپنے پروردگار کو شکستہ دلی کے ساتھ تنہائی میں پکارو“)

اور دعا خوف و رجاء کے ساتھ ہونی چاہیئے۔

۱۔بحار الانوار، ج۹۰،ص ۳۷۲

۲۔بحار الانوار، ج۹۰،ص ۳۷۱،ح۳۱۲

۳۔سورہ غافر، آیت:۶۵

۴۔سورہ اعراف، آیت:۵۵

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا[1]"
اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں خوف و امید کے ساتھ دعا کرو"۔

۶۔ مناسب وقت

انسان کسی بھی وقت اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگ سکتا ہے، لیکن کچھ موقعوں پر دعاؤں کے قبول ہونے کا امکان زیادہ ہوتا ہے، جیسے روز جمعہ، روز عرفہ، شب قدر، بارش کے وقت، نماز کے بعد، بوقت سحر اور طلوع فجر سے طلوع افتاب کے دوران ۔ وغیرہ ۔ یہ وہ مواقع ہیں جن میں دعائیں قبول ہوتی ہیں ۔ مولائے کائنات فرماتے ہیں: چار موقعوں پر دعاؤں سے کبھی بھی نہ چوکنا: قرآن مجید کی تلاوت کے وقت، اذان کے وقت، بارش کے نزول کے وقت اور اسلام وکفر کی دو صفیں جب ایک دوسرے سے جنگ کے لئے روبرو ہوں ۔[2]

سکونی نے امام جعفر صادقؑ سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے کہ: "پانچ موقعوں پر دعائیں مانگا کرو:

قرآن مجید کی تلاوت کے وقت، اذان کے وقت، بارش کے وقت، اسلام وکفر کی دو صفیں جب ایک دوسرے سے جنگ کے لئے روبرو ہوں اور کسی مظلوم کی پکار کے وقت کہ جب اس کی آواز اور عرش خدا کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوتی"[3]

۱۔ سورہ اعراف، آیت: ۵۶
۲۔ اصول کافی، شیخ کلینیؒ، ج ۲ ص ۴۷۷، رقم ۳
۳۔ الامالی، شیخ صدوقؒ ص ۳۲۷، رقم ۳۹۳، وسائل الشیعہ، حرعاملی، ج ۷ ص ۶۵، رقم ۸۷۳۹

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

استجابت میں رکاوٹیں

دعاؤں کے قبول نہ ہونے کے بھی کچھ سباب ہیں جو دعاؤں کے مستجاب ہونے میں رکاوٹ کا سبب ہوتے ہیں۔

۱۔ گناہ

اللہ کے حرام کردہ کاموں کو انجام دینا، اس کی معصیت و نافرمانی پر صرار اور توبہ بھی نہ کرنا، دعاں کے مستجاب نہ ہونے کا سبب ہے۔ مولائے کائنات فرماتے ہیں: ''اپنی دعاں کے قبول نہ ہونے پر حیران نہ ہو، جبکہ اپنے گناہوں کے ذریعہ تم نے استجابت کے راستہ بند کر رکھے ہیں'' ۱

۲۔ دوسروں پر ظلم وستم

اللہ کے بندوں پر ظلم وستم، بے گناہ لوگوں کو اذیت، اپنے رشتہ دار، اہل وعیال، ولاد، والدین اور دیگر متعلقین پر ظلم وستم دعاں کے مستجاب ہونے میں رکاوٹ کا سبب ہے۔

'' امام علیؑ فرماتے ہیں: جو شخص ظلم وستم کرنے والے سے چشم پوشی کرے، اللہ اس پر ایسے کو مسلط کر دیتا ہے جو اس پر ظلم کرے، اور اس کی دعاں کو بھی قبول نہیں کرتا، اور نہ ہی اس مظلومیت کے سبب اسے اجر و پاداش دیتا ہے۔ ۲

۳۔ امر بالمعروف اور نہی از منکر کا ترک کرنا

معاشرہ میں ظلم وستم اور برائیوں کو عام کرنے والوں کے خلاف خاموشی اور انحرف وگمراہی کو

۱۔ عیون الحکم والمواعظ ص ۵۲۴، میزان الحکمہ محمدری شہری، ج ۳ ص ۸۸۴

۲۔ وسائل الشیعہ حر عاملی، ج ۱۶ ص ۵۶، رقم ۲۰۹۶۶

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

پھیلانے والوں کے سامنے سکوت، دعاں کے قبول ہونے میں ایک اہم رکاوٹ ہے۔

ذاتی اور انفرادی ضرورتوں کی طرح سماجی مسائل و مشکلات کے لئے بھی دعائیں ہونی چاہیئے۔ معاشرہ اگر کسی مشکل یا آفت میں مبتلا ہو تو اسے دعاؤں کا سہارا لینا چاہیئے، تا کہ اللہ معاشرہ سے اس مشکل کو دور کرے۔ البتہ یہ طے ہے کہ اگر معاشرہ میں امر بالمعروف اور نہی از منکر کے فریضہ کو ترک کیا جانے لگے تو دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں۔

رسول اکرمؐ ارشاد فرماتے ہیں: امر بالمعروف اور نہی از منکر اگر تم نے چھوڑ دیا، تو اللہ بدکاروں اور ظالموں کو تم پر مسلط کر دے گا، پھر نیک اور خوش کردار لوگ کی دعائیں بھی مستجاب نہیں ہوگیں۔[۱]

۴۔ حرام غذا

انسان کی روزی یا اس کا کسب و معاش حرام ناجائز اور حرام ہو، جیسے منشیات کی تجارت، غصب اور چوری کے مال کو اپنانا اور یا پھر ناحق لوگوں کے موال پر قبضہ کرنا وغیرہ، تو ایسے انسان کی دعائیں مستجاب نہیں ہوتی ہیں۔

روایت ہے کہ جناب موسیٰؑ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بیش از حد تضرع و زاری کے ساتھ گڑگڑا بلبلا کر اللہ کی بارگاہ میں دعا کر رہا ہے، اللہ نے جناب موسیٰؑ پر وحی کی کہ جس قدر بھی یہ انسان گریہ و زاری اور تضرع کرے میں ہر گز اس کی دعاؤں کو مستجاب نہیں کروں گا کیونکہ اس کے پیٹ، اس کی کمائی اور اس کا گھر حرام سے بھرا ہوا ہے۔[۲]

۱۔ بحار الانوار، علامہ مجلسی، ج۹۰ ص۳۷۸، رقم ۲

۲۔ مہج الدعوات ص۲۴، ح۳۴۳، بحار الانوار، ج۹۰ ص۳۷۲، رقم ۱۴

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

لہٰذا حرام غذا، حرام کی کمائی، حرام مال سے گھر کی تعمیر نیز حرام کی کمائی سے کھانے و پینے کی چیزوں کا استعمال انسان کے دل کو مردہ اور سیاہ کرتا ہے اور نتیجہ انسان دعاں کے مستجاب ہونے سے محروم رہتا ہے۔

۵۔ مصلحت خدا

بسا اوقات مصلحت کے سبب دعا قبول نہیں ہوتی ہے کیونکہ یہ اللہ ہی جانتا ہے کہ کب کس وقت مومن کو کیا دینے میں اس کی بھلائی ہے، اور اگر مصلحت نہ ہو تو اللہ بندوں کی دعائیں رد بھی کرتا ہے، اور ایسے مواقع میں ہرگز ایسا نہیں ہے کہ دعا مذکورہ موانع اور رکاوٹوں کے سبب رد ہو رہی ہے بلکہ مصلحت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اللہ اپنے بندہ کی دعا قبول نہ کرے۔

اسحاق بن عمار کہتے ہیں، میں نے امام صادقؑ سے پوچھا:

مومن کی دعا قبول تو ہوتی ہے لیکن کیا قبولیت میں تاخیر بھی ہوتی ہے؟

امامؑ نے فرمایا: ہاں، بسا اوقات دعائیں بیس سال تک قبول نہیں ہوتیں۔[۱]

۱۔ بحار الانوار، علامہ مجلسی، ج ۹۰ ص ۳۷۵، رقم ۱۶

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مقبول دعائیں

۱۔ نیک اور بد کردار اولاد کے لئے باپ کی دعا یا بددعا

امام صادقؑ فرماتے ہیں کہ تین دعائیں ہرگز رد نہیں ہوتیں ہیں:

نیک ولاد کے لئے باپ کی دعا اور بد کردار اولاد کے لئے اس کی بد دعا، ظالم کے حق میں مظلوم کی بد دعا اور مظلوم کی مدد کرنے والے کے حق میں مظلوم کی دعا، کبھی بھی رد نہیں ہوتی۔[۱]

والدین کے ساتھ نیکی اور اچھے سلوک کے بے شمار طریقہ ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہم ان کے لئے دعا ہے۔

۲۔ ظالم کے لئے مظلوم کی بد دعا

رسول اکرمؐ فرماتے ہیں کہ مظلوم کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔

آپؐ فرماتے ہیں: مظلوم کی آہ سے ڈرو، کیونکہ مظلوم جب اللہ کی بارگاہ میں اپنے حق کے لئے پکارتا ہے تو اللہ اسے رد نہیں کرتا۔[۲]

یا آپؐ فرماتے ہیں کہ: مظلوم کی بد دعا سے ڈرو کیونکہ اس کی آہ برق سے زیادہ تیز اللہ کی بارگاہ میں پہنچتی ہے۔[۳]

امام علیؑ سے کسی نے سوال کیا: زمین و آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ آپ

۱۔ وسائل الشیعہ، حر عاملی، ج ۷، ص ۱۳۰

۲۔ کنز العمال، ج ۳، ص ۴۹۹، ح ۷۵۹۷

۳۔ کنز العمال، ج ۳، ص ۴۹۹، ح ۷۶۰۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ؑ نے فرمایا: زمین وآسمان کے درمیان حدنگاہ اور مظلوم کی پکار بھر کا فاصلہ ہے۔[۱]

۳۔ مومن کی مومن کے حق میں دعا

مقبول ومستجاب دعاؤں میں سے ایک دعا، ایک مومن کی دوسرے مومن کے لئے دعا ہے، خاص کر ایسے شخص کے حق میں دعا جو حاضر نہ۔ اللہ ایسی دعا قبول کرتا ہے، کیونکہ ایسے شخص کے لئے دعا میں زیادہ اخلاص وصداقت ہوتی ہے جو سامنے حاضر نہ ہو، اور اللہ ایسی دعا قبول کرتا ہے۔ امام صادق ؑ فرماتے ہیں: ایک مومن کی دوسرے مومن کے لئے دعا سے بلائیں دور ہوتی ہیں اور رزق میں وسعت آتی ہے۔[۲]

۴۔ کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنے والے کی دعا

کثرت قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے کی دعا ہر موقعہ پر قبول ہوتی ہے۔ حضرت امیر المومنین ؑ فرماتے ہیں:

چار موقعوں پر ہرگز دعا نہ چھوڑنا: تلاوت کلام پاک کے بعد۔۔۔[۳]

ہر مومن کو چاہیئے کہ وہ اہل بیت ؑ سے منقول دعاؤں کا مسلسل ورد کیا کرے کیونکہ اہل بیت ؑ سے منقول دعاؤں میں ایسے اعلی اعتقادی، اخلاقی اور تربیتی مضامین ہیں جن سے انسان کے اخلاق اور روحانیت میں نکھار آتا ہے۔

۱۔ بحار الانوار، علامہ مجلسی، ج ۵۵، ص ۹۳، ح ۱۴

۲۔ بحار الانوار، ج ۷۱، ص ۲۲۲، رقم ۲

۳۔ اصول کافی، ج ۲، ص ۲۷۷، رقم ۳

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

امام سجاد علیہ السلام اور غلاموں کی تربیت

برسہا برس سے انسانوں کے درمیان غلامی کا سلسلہ رہا ہے، جس میں ایک انسان دوسرے انسان کا مالک ہوتا تھا اور یہ سلسلہ اسلام سے قبل اور بعد بھی بیسویں صدی تک جاری رہا ہے۔

اسلام نے غلامی کے سلسلہ کو دو اہم طریقوں سے ختم کیا ہے:

پہلا طریقہ: اسلام میں غلاموں کو آزاد کرنا نہایت عظیم کام ہے اور بارگاہ خدا میں قربت کا ایک بہترین وسیلہ ہے۔ اسلام میں غلاموں کی آزادی بہت سے گناہوں کا کفارہ ہے جیسے ماہ رمضان میں جان بوجھ کر روزہ توڑنا، نذر وقسم توڑنا، کسی مومن کا غیر عمدی قتل وغیرہ وہ گناہ ہیں جن غلاموں کو آزاد کرنا کفارہ ہے۔

دوسرا طریقہ: وہ تمام امور جن کے سبب ایک انسان دوسرے انسان کی غلامی میں جائے، اسلام میں ممنوع ہیں۔ جنگ میں اسیر ہوئے لوگوں کے علاوہ، وہ تمام راستے جن کے سبب ایک انسان دوسرے انسان کا غلام ہو، اسلام نے اس پر رکاوٹ لگائی اور اسے ممنوع قرار دیا۔ اور کیونکہ کفار ومشرکین جنگوں میں مسلمانوں کو اسیر کرنے کے بعد ان کے ساتھ غلاموں اور کنیزوں کا سلوک کرتے تھے، لہٰذا اسلام نے بھی ان کے ساتھ ویسا ہی رویہ برتا جیسا انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا۔ البتہ اسلام نے فدیہ اور معاوضہ کے ذریعہ غلاموں کی آزادی کا سلسلہ جاری رکھا۔

ارشاد پروردگار ہوتا ہے: فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا[۱]

''پس جب کفار سے مقابلہ کرو تو ان کی گردنیں اڑا دو اور یہاں تک کہ جب زخموں سے چور ہو جائیں تو ان کی مشکیں باندھ لو پھر اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دیا جائے یا فدیہ لے لیا جائے یہیں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار رکھ دے''

لہٰذا اسلام نے ایک طرف غلاموں کی آزادی کی ترویج کی اور دوسری جانب انسانوں کی تجارت سے بیش از حد نفرت و کراہت کا اظہار کیا ہے۔

امام اور غلام

اسلام سے قبل قوموں اور کچھ عرصہ تک مسلمانوں کے درمیان بھی غلاموں کی خرید و فروخت ایک رائج چیز تھی۔ غلاموں کا خریدنا و بیچنا ایک عام بات تھی۔ لوگ غلاموں کو اپنے گھروں میں خدمت کے لئے خریدا کرتے تھے۔ مالداروں اور سرمایہ داروں کے درمیان یہ چیز زیادہ رائج تھی۔

امام سجادؑ کے دورہ امامت میں مسلمانوں کے درمیان غلاموں کی کثرت تھی۔ غیر مسلم ممالک پر فتح کے سبب مسلمانوں کی سرحدوں کے ساتھ اسیروں اور غلاموں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا تھا۔ ارباب تاریخ لکھتے کہ امام سجادؑ کے دور میں عبد الملک بن مروان اور اس کے بیٹے ولید بن عبد الملک نے حجاز و عراق میں زبیریوں کا سر کچلنے کے بعد اسلامی سرحدوں کی توسیع پر خاصی توجہ دی اسلامی حدوں کو افریقہ کی سرحدوں سے ملا دیا اور مال

۱۔ سورہ محمد، آیت: ۴

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

غنیمت کے طور پر بے شمار ذر و جواہرات حاصل کئے۔

دوسری طرف اندلس میں طارق بن زیاد اور موسی بن نصیر نے تخت وطشت سلیمان پر قبضہ کیا۔اور اس طرح جنگوں میں مسلسل فتحیابی سے مسلمانوں کی معاشی حالت بہتر ہوتی گئی۔ معاش میں وسعت وکثرت،سماج کے سرآمد و مالدار طبقہ میں زیادہ نمایاں تھی کیونکہ بیت المال سے سال بھر کی تنخواہوں کے علاوہ حاکم کی جانب سے ملنے والے بے شمار ہدایا اور تحفہ جات ان کے مال میں کثرت ووفور کا سبب ہوتے گئے۔

ان ملکوں کی فتح کے بعد ۶۰ ہزار لوگ اسیر ہوئے اور مسلماں کے درمیان غلاموں اور کنیزوں کے طور پر رہنے لگے۔ابن اثیر کہتے: ”ان جنگوں کے بعد ”۶۵ ہزار لوگ اسیر ہو کر لائے گئے اور اس سے قبل اتنی بڑی تعداد میں اسیر دیکھے ہی نہیں گئے تھے۔[۱]

اور بعض مورخین کا کہنا ہے کہ جب مسلمانوں کا لشکر دمشق پہنچا ہے تو ان کے ہمراہ ہزار دوشیزہ لونڈیاں تھیں۔

اسیروں میں کثرت کے سبب،مسلمانوں کے درمیان غلاموں اور کنیزوں میں اضافہ ہوتا گیا اور نتیجہ میں مسلم معاشرہ میں سماجی،ثقافتی،اخلاقی اور تربیتی تبدیلیوں محسوس ہونے لگیں جس کا علاج ومداوا اسلامی اقدار کی بقاء کے لئے ضروری ہوگیا تھا۔

امام سجادؑ نے ان غلاموں اور کنیزوں سے ایسا اعلی انسانی برتاؤ کیا اور اس طرح ان کی علمی، دینی اور اخلاقی تربیت کی کہ ان میں سے بہت سے اسلامی معاشرہ کی نمایاں اور سرکردہ شخصیت بن گئے۔

۱۔موسوعۃ امام زین العابدینؑ،شیخ محسن الحسینی،ج ۲،ص ۱۶۶

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مسلمانوں کا ایک مسئلہ یہ بھی تھا کہ وہ غلاموں اور کنیزوں سے شادی کو معیوب سمجھتے تھے اور یہ مسئلہ مدینہ میں بھی عام تھا۔

"غلاموں اور کنیزوں کی سماجی حیثیت نہ ہونے کے سبب مدینہ والے ان سے شادی کو یا پھر ان سے ہونے والی اولاد کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔اس غلط فہمی کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ان کے خیال میں کسی عرب کی رگوں میں غیر عرب کا خون نہیں آنا چاہیے۔ان کے مطابق،کنیز سے پیدا ہونے والی اولاد کو معاشرہ،عزت و شرافت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا تھا اور یہ غلط فہمی مدتوں باقی رہی یہاں یہاں تک امام زین العابدینؑ کی شخصیت نکھر کر سامنے آئی جس نے ان کے زاویہ نگاہ کو بدل دیا۔[1]

مدینہ کے لوگ ام الولد کنیز سے شادی کو ناپسند کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے درمیان علی ابن حسینؑ کی شخصیت نمایاں ہوئی جو علم و فقاہت اور زہد و پرہیزگاری میں اس قدر نمایاں ہوئے ام ولد کنیز کے متعلق لوگوں نظریہ بالکل بدل گیا اور ان کی جانب ان کا رجحان بڑھنے لگا۔[2]

امام سجادؑ نے سماج میں اس غلط رواج کا خاتمہ کیا اور خود فرزند رسولؐ اور حسب و نسب میں بے مثل و بے نذیر ہونے کے باوجود بھی ایک کنیز سے شادی کی اور صاحب اولاد ہوئے،جس کے بعد یہ عمل رفتہ رفتہ لوگوں میں رائج ہونے لگا۔

۱۔موسوعۃ امام زین العابدینؑ،شیخ محسن الحسینی،ج ۲،ص ۱۶۶

۲۔تاریخ مدینہ دمشق،ابن عساکر،ج ۲۰،۵۷۔عیون الاخبار،ابن قتیبہ الدیزوری،ج ۴،ص ۱۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

غلاموں اور کنیزوں سے اچھا برتاؤ

امام سجادؑ کا غلاموں اور کنیزوں سے رویہ کیسا تھا، مندرجہ ذیل شواہد سے واضح ہو جاتا ہے:

۱۔ غلاموں کی تعلیم و تربیت

امام سجادؑ، غلاموں اور کنیزوں کی تعلیم و تربیت میں خاص توجہ دیتے تھے اور آپؑ انہیں دینی اخلاق و اقدار نیز اہم اسلامی احکام اور مسائل کی تعلیم دے کر انہیں آزاد کر دیتے تھے۔

امام سجادؑ کا یہ سلوک غلاموں اور کنیزوں اس قدر اثر انداز ہوا کہ وہ آپؑ کے دل و جان سے شیدائی ہوئے اور آپؑ کی ولایت و امامت اور اہل بیتؑ کے اعتقادی اصولوں کا مسلسل دفاع کرتے رہے اور کبھی امام سجادؑ کی خدمت میں ادنی سی گستاخی بھی نہیں کرتے تھے۔

۲۔ کنیزوں سے شادی اور ان سے اولاد

غلاموں اور کنیزوں سے برتاؤ قومی و قبائلی تعصب کا شکار تھا، اس دور میں بھی زمانہ جاہلیت کے آثار پائے جاتے تھے۔

امام سجادؑ نے اپنی تمام تر عظمتوں، علمی رفعتوں اور نسبی برتری کے باوجود جاہلیت عرب کی ان تمام وراثتی رسموں کو پس پا کیا اور آپؑ نے ایک کنیز سے شادی کر لی۔ اس عمل سے آپؑ کا بنیادی مقصد، شریعت کی پاسداری، اسلامی مقاصد کا تحفظ اور معاشرہ کو طبقاتی اور قبائلی تعصبات سے رہا کرنا تھا۔

بنی امیہ نے اس بات کی پوری کوشش کی کہ کنیز سے شادی کے سبب امامؑ کی شخصیت و منزلت کو نشانہ بنائیں، لیکن امام سجادؑ نے اسلامی اقدار کو مد نظر رکھ کر انہیں دندان

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

شکن جواب دیا۔

والی مدینہ عبدالملک بن مروان نے مدینہ کے سرکردہ اور اہم شخصیات بالخصوص امام سجادؑ کے لئے جاسوس معین کر رکھے تھے۔انہیں جاسوسوں نے والی مدینہ کو بتایا تھا کہ امام سجادؑ نے اپنی کنیز سے شادی کی ہے۔

مدینہ منورہ میں عبدالملک بن مروان کا جاسوس، اسے تمام حالات سے باخبر کرتا تھا۔ امام سجادؑ نے جب اپنی کنیز کو آزاد کرکے اس سے شادی کی تو جاسوس نے عبدالملک کو خبر دی اور پھر ردعمل میں عبدالملک نے امام سجادؑ کو کچھ اس طرح خط لکھا:

"وبعدہ، مجھے خبر ملی ہے کہ آپؑ نے اپنی کنیز سے شادی کی ہے جبکہ آپؑ جانتے ہیں کہ آپؑ کی ہمسری کے لئے قریش میں ایسے خاندان ہیں جن سے رشتہ آپؑ کے عزوشرف اور اولاد میں برتری کا سبب ہوتا۔آپؑ نے نہ اپنا لحاظ کیا اور نہ ہی مستقبل میں اپنی اولاد کی عزت وآبرو کا لحاظ کیا۔ والسلام"

امام سجادؑ نے حاکم مدینہ کو مدلل اور دنداں شکن جواب دیا۔آپؑ جواب میں لکھتے ہیں:

"وبعدہ؛ کنیز سے شادی کے سلسلہ میں تمہارا مذمتی خط مجھے موصول ہوا اور تمہارے خیال میں، قریش میں ایسے گھرانے ہیں، جن سے رشتہ میرے لئے فخر ومباہات اور میری نسل میں برتری کا سبب ہوتا۔تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ نسلی شرافت اور حسب ونسب میں برتری کے اعتبار سے رسول خداؐ سے زیادہ کوئی بھی اعلی وبرتر نہیں ہے اور رہی بات کنیز کی تو اسے بحکم خدا میں نے آزاد کیا تو اور بارگاہ خدا میں اجر وپاداش کا مستحق ہوا، پھر سنت رسولؐ کے مطابق

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

میں نے اس سے نکاح کیا۔اور یاد رکھنا، دینی اعتبار سے پاک و پاکیزہ انسان کی کسی بھی چیز سے منزلت نہیں گھٹتی ۔اللہ نے اسلام کو پستیوں، نقص وعیب اور ملامتوں سے نجات کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ملامت وندامت صرف جاہلیت کے آداب واخلاق میں ہے۔والسلام۔"

عبدالملک نے خط کو پڑھا اور اپنے بیٹے سلیمان کی طرف پھینک دیا۔اس کے بیٹے نے کہا: علی بن حسینؑ نے آپ کو بڑا متکبرانہ خط لکھا ہے۔

عبدالملک نے کہا: ایسا نہ بول بیٹا، یہ بنی ہاشم کی زبان ہے جب یہ بولتے ہیں تو ان کی زبان سے معارف کا ایسا سمندر موجیں مارتا ہے جو چٹانوں کے جگر کو بھی چاک کر دیتی ہیں۔علی بن حسینؑ کی عظمت کے آگے تمام انسانوں کا قد بونا ہے۔[۱]

جناب زید بن علی اور ہشام بن عبدالملک کی ملاقات کے دوران کچھ تلخ کلامی ہوئی، اس سلسلہ میں مورخین لکھتے ہیں کہ جب زید بن علی نے ہشام سے ملاقات کے لئے اجازت مانگی تو ہشام کے حاشیہ نشینوں نے چاروں طرف سے انہیں گھیر لیا اور انہیں دربار میں جانے سے روکنے لگے۔

جناب زید نے کہا: اللہ کے بندوں میں تقوے سے زیادہ نہ کوئی برتر ہے اور نہ ہی کوئی پرہیزگار پست ہوتا ہے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ کی نافرمانیوں سے ڈریں اور پرہیزگاری اختیار کریں۔

ہشام نے کہا: تم اپنے آپ کو خلافت کا حقدار سمجھتے ہو اور خلافت کی تمنا کرتے ہو؟

۱۔ فروع کافی، شیخ کلینیؒ، ج۳، ص۳۴۸_۳۴۴۔الوافی، فیض کاشانی، ج۲۲، ص۴۶، وسائل الشیعہ، حر عاملی، ج۴۰، ص۷۲_۷۳

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

اے کنیز زادہ، تم کب سے خلافت کے خواب دیکھنے لگے۔

جناب زید نے جواب دیا: اللہ کے نزدیک عظمت و برتری میں، اس کے برگزیدہ نبیوں سے زیادہ کسی کو ئی نہیں ہے، جب کہ ان میں بھی بعض کنیز زادہ تھے۔ اگر شانِ نبوت میں یہ نقص کا سبب ہوتا تو اللہ ہرگز جناب اسماعیلؑ کو نبی نہ بناتا۔ ہشام یہ بتا کہ اللہ کے نزدیک برتر، نبوت ہے یا خلافت؟ اور پھر اس کے شرف اور اعلیٰ نسبی کا کیا مقابلہ جو رسول خداؐ اور علی مرتضیٰؑ کی ذریت سے ہو۔[۱]

بنی امیہ اور امام سجادؑ کی منطق میں بنیادی فرق یہ تھا کہ بنی امیہ زمانہ جاہلیت کی تعصبانہ منطق کے طرف دار تھے اور امام سجادؑ نیز ان کے بیٹے جناب زید، اسلامی تہذیب و تمدن کے علمبردار تھے جس میں عصر جاہلیت کے کسی بھی تعصب و امتیاز کی کوئی گنجایش نہیں ہے۔

۳۔ غلاموں سے عفوو گذشت

امام سجادؑ غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ عفوو گذشت، نیکی اور تواضع سے پیش آتے تھے۔ تاریخ میں بے شمار مثالیں درج ہیں جن سے یہ بات واضح ہوتی ہے:

۱۔ امام سجادؑ نے ایک غلام کو کسی مکان کی تعمیر کا کام سونپا۔ غلام نے تعمیر میں کوتاہی کی اور غیر معمولی نقصانات ہوئے۔ امام سجادؑ کو دیکھ کر بہت غصہ آیا اور آپؑ نے تازیانہ سے اس کی مختصر تنبیہ کی جس پر آپؑ کو افسوس بھی ہوا۔

امامؑ اپنے گھر تشریف لائے اور غلام کو بلوایا۔ غلام جب آپؑ کی خدمت میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ آپؑ قمیص اتار کر بیٹھے ہیں۔ غلام خوف زدہ ہوا کہ امامؑ مزید تنبیہ نہ

۱۔ بحارالانوار، علامہ مجلسی، ج ۴۶ ص ۱۸۶

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

کریں۔امام سجادؑ نے تازیانہ اٹھا کر غلام کے ہاتھ میں دیا اور کہا: اے غلام جس طرح میں آج پیش آیا، ایسا میں نے کبھی بھی نہیں کیا اور یہ ایک غیر معمولی اتفاق تھا، لٰہذا تم یہ تازیانہ اٹھاؤ اور اپنا انتقام لے لو۔

غلام نے کہا: اقا خدا کی قسم میں تو یہی سوچ رہا تھا کہ آپؑ نے مجھے مزید تنبیہ کے لئے بلایا ہے۔اور میں تو تنبیہ کا حقدار بھی ہوں۔میں کس طرح آپؑ سے انتقام لے سکتا ہوں۔

امامؑ فرماتے ہیں: وائے ہو، تو کیوں نہیں سمجھتا، میری خواہش ہے کہ تو مجھ سے بدلہ لے۔

پھر امامؑ نے فرمایا: معاذ اللہ، جا تو آزاد و بااختیار ہے اور یہ جملہ آپؑ نے کئی بار دوہرایا۔البتہ غلام، آپؑ کے احترام میں تیار نہیں ہوا۔لٰہذا امامؑ نے جب دیکھا کہ غلام کسی بھی طرح آمادہ نہیں ہے تو آپؑ نے فرمایا: ٹھیک ہے، اگر تو قصاص اور بدلے پر تیار نہیں ہے تو یہ مکان تجھ پر صدقہ اور اس طرح امامؑ نے وہ مکان اسے دے دیا۔[۱]

۲۔امامؑ کی ایک کنیز وضو کیلئے، لوٹے سے آپؑ کو پانی دے رہی تھی، اچانک لوٹا کنیز کے ہاتھ سے چھوٹا اور امامؑ کے منہ پر گرا اور آپؑ کا منہ زخمی ہوگیا۔امامؑ نے سر اٹھا کر کنیز کی طرف رخ کیا تو اس نے اس آیت کی تلاوت کی: {و الکاظمین الغیظ} اور اپنے غصہ پر قابو رکھنے والے۔

امامؑ نے فرمایا: میرا غصہ تھم گیا۔

کنیز بولی: {و العافین عن الناس} اور لوگوں کو معاف کرنے والے۔

امامؑ نے فرمایا: اللہ نے تجھے معاف کیا۔

۱۔مستدرک الوسائل، نوری طبرسی، ج۱۸، ص۲۸۸

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کنیز بولی: اور اللہ نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے۔

امامؑ نے فرمایا: جا تو آزاد ہے۔

۳۔ روایت ہے کہ امامؑ نے دو مرتبہ غلام کو پکارا، غلام نے کوئی جواب نہ دیا، تیسری بار پکارنے پر جب غلام نے جواب دیا تو امامؑ بولے: بیٹا کیا تم نے میری آواز نہیں سنی؟

غلام بولا: جی سنی تھی۔

امامؑ نے پوچھا: پھر جواب کیوں نہیں دیا۔

غلام بولا: آپؑ کے رویہ سے مطمئن تھا۔

امامؑ نے فرمایا: حمد اس خدا کی میرا غلام میرے اچھے رویہ سے مطمئن ہے۔[1]

اس طرح کے واقعات غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ امام سجادؑ کے حسن سلوک، آپؑ کی عفو و گذشت اور نرم خوئی کو ثابت کرتے ہیں۔ اور ایسے اخلاق، آپؑ کے جد رسول اکرمؐ اور ائمہ طاہرینؑ کی سیرت کے علاوہ کہیں اور نہیں مل سکتا۔

۴۔ غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کرنا

امام سجادؑ، غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کیا کرتے تھے۔ سال میں ایک مرتبہ، اجر و ثواب اور لوگوں کے اندر اس فکر کو رائج کرنے کے لئے، اپنے غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کیا کرتے تھے تاکہ اس طرح تمام انسان آزادی میں یکساں اور دوسروں کی بندگی سے رہا ہوں۔

امام سجادؑ نے بہت سے غلاموں اور کنیزوں کو خرید رکھا تھا۔ آپؑ ایک مدت تک

۱۔ تاریخ مدینہ دمشق، ابن عساکر، ج ۴۱، ص ۳۸۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

ال ہیں اپنے ساتھ رکھ کر ان کی تربیت کرتے تھے اور پھر انہیں آزاد کردیتے تھے۔

بعض مورخین کا کہنا ہے:

''امام سجادؑ ہر سال ماہ مبارک رمضان کی آخری شب کو لگ بھگ بیس غلاموں اور کنیزوں کو آزاد کرتے تھے''[۱]

امام سجادؑ نے اپنے اعلی انسانی برتا سے بے شمار غلاموں اور کنیزوں کی زندگی بدل دی اور معاشرہ میں انہیں ایک مقام عطا کیا نیز اپنے رویہ سے ان کے دل و دماغ پر اپنی محبت کا نقش بنایا۔ امام سجادؑ کے اس برتاؤ کے سبب نہ صرف مسلمانوں کی تعداد بڑھی بلکہ اور اہل بیتؑ کے چاہنے والوں میں بھی اضافہ ہوا۔

۱۔ موسوعۃ امام زین العابدین، ج۲، ص ۱۸۱

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

امام سجاد علیہ السلام اور فقراء کی دستگیری

فقراء و مساکین کے ساتھ برتا میں امام سجادؑ انسانیت کے لئے ایک مثال تھے۔ آپؑ مختلف جہات اور طریقوں سے غریبوں اور ناداروں کی مدد کرتے تھے۔مندرجہ ذیل چند مثالوں سے اس کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے:

۱۔فقراء کے ساتھ نیک برتاؤ

الف۔فقراء کا احترام

امام سجادؑ اپنے غلاموں کے ساتھ تواضع سے پیش آتے تھے۔ان کے احساسات و جذبات کا خاص خیال رکھتے تھے۔آپؑ سائل کی مدد کرتے وقت اس کے ہاتوں کا بوسہ لیتے تھے تاکہ اسے احساس حقارت نہ ہو۔خود مانگنے والوں کا استقبال کرتے تھے اور انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے فرماتے تھے:''خوش آمدید اے میری آخرت کی ذخیروں''[۱]

ب۔غریبوں سے نرمی

امام سجادؑ فقراء و مساکین سے بے حد محبت سے پیش آتے تھے۔اگر آپؑ کے دسترخوان پر یتیم، مسکین، زمانہ کے مارے اور پریشاں حال لوگ بیٹھ کر آپؑ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے، تو آپؑ کو بے حد خوشی ہوتی تھی۔آپؑ اپنے ہاتھ سے انہیں کھانا نکال کر دیتے تھے۔یہی نہیں بلکہ ان کے گھروں تک کھانا اور ایندھن پہنچاتے تھے۔فقراء و مساکین سے آپؑ کی محبت اس قدر شدید تھی کہ آپؑ رات کے وقت درختوں سے کھجوریں نہیں توڑواتے تھے کہ کہیں غریب لوگ رات کی تاریکی میں اس سے محروم نہ رہ جائیں۔ایک مرتبہ جب رات

۱۔بحار الانوار، ج۴۶، ص۹۸۔المنتظم ابن جوزی، ج۶، ص۳۲۸۔صفۃ الصفوی، ابن جوزی، ص۳۲۵

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے اندھیرے میں آپؑ کے ایک خادم نے کھجور کے باغ سے کھجوریں توڑیں، تو امامؑ نے فرمایا: رات کے وقت نہ توڑو!، کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رسول اللہؐ نے رات کے وقت فصل کاٹنے اور کھجوریں توڑنے سے منع کیا ہے؟ اور آپؑ فرماتے تھے: فصل کاٹتے وقت، سائل کو ضرور دیا کرو۔ یہ سائل کا حق ہے۔ ۱

امام سجادؑ کے دسترخوان پر کھانے کے وقت جب فقراء و مساکین اور پریشان و نادار لوگ بیٹھتے تھے تو امامؑ بہت خوش ہوتے تھے۔ آپؑ اپنے ہاتوں سے انہیں کھانا دیتے تھے اور اہل و عیال والوں کو گھر کے لئے بھی دیتے تھے۔ آپؑ ہمیشہ کھانے سے قبل صدقہ دیتے تھے۔ الطائی کہتے ہیں: ''علی ابن الحسینؑ صدقہ دینے سے قبل اسے چومتے تھے'' ۲

ج۔ سائل کو رد نہ کرنا

امام سجادؑ سائلوں کو ٹھکرانے کو منع کرتے تھے کیونکہ اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا ہے، سائل کو رد کرنے سے انسان، نعمتوں کے زوال، ناگہانی مشکلات وغیرہ جیسی چیزوں کا شکار ہوتا ہے۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں: میں ایک دن امام علی ابن الحسینؑ کی خدمت تھا۔ آپؑ نے نماز ظہر ادا ہی کی تھی کہ دروازہ پر سائل نے دق الباب کیا۔ امامؑ نے فرمایا سائل کی حاجت روائی کرو، اسے ہرگز نہ ٹھکراؤ۔ ۳

امام سجادؑ نے متعدد روایات میں اس عمل کی ضرورت و اہمیت کی نشاندہی کی ہے۔

۱۔ نفحات من سیرۃ ائمۃ اہل البیت، باقر شریف کریشی، دار الہدی ایران ص ۱

۲۔ مناقب آل ابی طالب، ابن شہر آشوب، ج ۴، ص ۱۶۶

۳۔ فروع کافی، ج ۲، ص ۱۸۔ الوافی، ج ۱۰، ص ۴۱۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

ایک ضرورت مند فقیر کو ٹھکرانا اور اس کی حاجت روائی سے گریز نعمت کے زوال اور اللہ کے غضب کا سبب ہوتا ہے۔ ائمہؑ کی متعدد روایات سے اس بات کو سمجھا جا سکتا ہے۔ لہٰذا، اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ مسلسل اللہ کی نعمتوں اسے ملتی رہیں، تو نہ تو کبھی کسی سائل کو رد کرے اور نہ ہی کسی فقیر و نادار کو اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے محروم رکھے۔ [1]

۲۔ مقروض کے قرض کی ادائیگی

امام سجادؑ کا جود و سخا مشہور و معروف تھا۔ مقروض لوگوں کا قرض جتنا بھی ہو، آپؑ میں ان کی مدد کرتے تھے۔ ایسے بے شمار تاریخی واقعات ہیں جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔

ذیل میں چند مثالیں قابل ملاحظہ ہیں:

امام سجادؑ محمد بن اسامہ بن زید کی عیادت کے لئے گئے۔ امام سجادؑ کو دیکھ کر، وہ رونے لگے۔ امامؑ نے رونے کا سبب پوچھا، تو انہوں نے کہا کہ میں قرضدار ہوں۔ امامؑ نے پوچھا: قرض کتنا ہے؟ وہ بولے: پندرہ ہزار دینار۔ امامؑ نے فرمایا: تمہارا قرض میں ادا کروں گا۔ [2]

اس طرح امام سجادؑ نے محمد بن اسامہ کے قرض کے بوجھ کو ہلکا کیا اور ان کے گھر سے نکلنے سے قبل ہی، ان کے قرض کو ادا کر دیا۔

۳۔ عام اطعام

امام سجادؑ کے جود و سخا کی ایک اور نمایاں مثال یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں ہر روز نماز ظہر کے بعد اپنے گھر میں عام ضیافت کرتے تھے۔ [3]

۱۔ نفحات من سیرۃ ائمہ اہل البیت، باقر شریف کریشی، دار الہدیٰ ایران، ص ۱۸۴

۲۔ مناقب آل ابی طالب، ابن شہر آشوب، ج ۴، ص ۱۷۷، سیرہ اعلام النبلاء، ج ۳، ص ۴۸۱

۳۔ نفحات من سیرۃ ائمہ اہل البیت، ص ۱۸۲

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۴۔غریبوں کی کفالت

امام سجادؑ کی ایک اور نمایاں خوبی یہ تھی کہ مدینہ میں ایک سو غریب خاندان کی کفالت کرتے تھے جبکہ ہر گھر خاندان میں اچھے خاصے لوگ ہوا کرتے تھے ۔ [1]

۵۔پوشیدہ اعانت

مدینہ منورہ میں امام سجادؑ جن غریبوں کی مدد کرتے تھے،انہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ آپؑ ان کی مدد کرتے تھے ہیں ۔امام سجادؑ کی شہادت کے بعد انہیں احساس ہوا کہ رات کی تاریکی میں ان کی مدد کرنے والے امام سجادؑ ہی تھے ۔ [2]

احمد بن حنبل،معمر بن شیبہ بن نعامہ سے روایت کرتے ہیں کہ امام سجادؑ ایک سو گھروں کی کفالت کرتے تھے،اورکہا جاتا ہے کہ ہر گھر میں خاصی مقدار میں لوگ ہوتے تھے۔"حلیہ الاولیاء" کے مولف جناب عائشہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ پوشیدہ صدقہ کسے کہتے ہیں،مدینہ والے نہیں جانتے تھے،اس حقیقت کا اندازہ انہیں علی ابن الحسینؑ کے اس دنیا سے جانے کے بعد ہوا۔ [3]

ذہبی نقل کرتے ہیں کہ مدینہ کے بعض تنگ دست لوگوں کا کہنا تھا کہ پوشیدہ صدقہ کسے کہا جاتا ہے یہ ہمیں جناب علی ابن الحسینؑ کے اس دنیا سے جانے کے بعد معلوم ہوا۔ [4]

محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں کچھ گھر ایسے تھے،جنہیں روز مرہ کی ضروریات اور آذوقہ ہر روز رات کے وقت مل جاتا تھا لیکن انہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ انہیں

۱۔مناقب آل ابی طالب،ابن شہر آشوب،ج ۴،ص ۱۶۶

۲۔صفۃ الصفوی،ابن جوزی،ج ۱،ص ۳۲۶

۳۔مناقب آل ابی طالب،ابن شہر آشوب،ج ۴،ص ۱۶۶

۴۔سیرہ اعلام النبلاء،ج ۳،ص ۳۸۱۔حلیۃ الاولیاء،ج ۲،ص ۱۴۱

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

کون دیتا ہے۔ امام زین العابدینؑ کے اس دنیا سے جانے کے بعد انہیں معلوم ہوا تو پچھاڑے مار کر رونے لگے۔

پانچویں امامؑ سے روایت ہے کہ امام سجادؑ رات کی تاریکی میں خوراک سے بھری بوری، اپنے کاندھوں پر رکھ کر غریبوں کے گھر پر پہنچاتے تھے۔

آپؑ ان لوگوں کی بھی مدد کرتے تھے جو آپؑ کے پاس آ کر مانگتے تھے۔ ان کی مدد کرتے وقت اپنے چہرہ پر رومال ڈال لیتے تھے کہ کہیں سائل انہیں پہچان نہ لے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب رات کی تاریکی میں جب لوگ اپنے گھروں میں سو جاتے تھے تو امام سجادؑ اپنے گھر کی ضرورت بھر کا اناج نکال کر، بقیہ بوری میں بھر کر کندھوں پر رکھتے تھے اور حاجتمندوں کے گھروں تک پہنچاتے تھے اور آپؑ کے چہرہ پر رومال بندھا ہوتا تھا۔ امامؑ سب کے گھروں تک آذوقہ پہنچاتے تھے اور بہت سے لوگ تو امام کی راہیں تکتے تھے، آپؑ کو دیکھتے ہی کہنے لگتے تھے "بوریہ والے آ گئے"۔[۱]

ابن عیینہ ابی حمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہیں کہ امام علی ابن الحسینؑ رات کی تاریکی میں اپنی پشت پر روٹیاں لاد کر مسکینوں کو تلاش کرتے تھے اور فرماتے تھے: شب کے اندھیرے میں صدقہ پروردگار کے غضب کو دور کرتا ہے۔[۲]

ابونعیم اصفہانی اس روایت کو ایک دوسری طرح نقل کرتے ہیں: پوشیدہ صدقہ غضب خدا کو دور کرتا ہے۔[۳]

۱۔ مناقب آل ابی طالب، ابن شہر آشوب، ج ۴ ص ۱۶۶

۲۔ سیرہ اعلام النبلاء، ج ۳ ص ۳۸۱

۳۔ حلیۃ الاولیاء، ج ۲ ص ۲۱۶

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں بہت سے گھروں میں نان و آذوقہ ہر روز پہنچتا تھا، لیکن انہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ دینے والا کون ہے۔ امام علی ابن الحسینؑ کے اس دنیا سے جانے کے بعد انہیں احساس ہوا کہ رات کی تاریکی میں انہیں اب و دانہ پہنچانے والے آپؑ ہی تھے۔

ظہری کہتے ہیں کہ امام زین العابدینؑ کی شہادت کے بعد غسل کے دوران، آپؑ کی پشت پر نشان سا ملا، اس وقت معلوم ہوا کہ وہ ان بوریوں کا نشان تھا جن میں امام سجادؑ رات کی اندھیرے میں غریبوں کے لئے کھانے کی چیزیں ڈھو کر لے جاتے تھے۔ عمرو بن ثابت کہتے ہیں: جب جناب علی بن الحسینؑ کو غسل دیا گیا تو لوگوں نے ان کی پشت پر سیاہ نشاہ دیکھا اور پوچھنے لگے کہ یہ نشان کس چیز کا ہے؟ تو جاننے والوں نے بتایا کہ یہ ان بوریوں کا نشان ہے جن میں امام (ع) آٹا بھر کر اپنی پشت پر لادتے تھے اور مدینہ کے غریبوں کے درمیان تقسیم کرتے تھے۔ بعض شیعہ روایوں کے مطابق: امام سجادؑ کو غسل کے لئے لٹایا گیا کہ تو آپؑ کی پشت پر اونٹ کے ٹخنوں جیسا گٹے کا نشان تھا جو پشت پر فقیروں کے لئے اناج کی بوریاں لادنے کے سبب ہوا تھا۔

غریبوں کے ساتھ امام سجادؑ کی نرمی اور اچھا برتا اس حد تک بلند و اعلیٰ تھا کہ آپؑ نے کبھی بھی ان کے ساتھ بدسلوکی نہیں کی۔ آپؑ کا یہ عمل، ہم سب کے لئے ایک عظیم سبق ہے کہ ہمیں کس طرح فقیروں اور ناداروں کی مدد کرنی چاہیئے تا کہ ہمارا معاشرہ ترقی اور بلندوں کی طرف جا سکے۔

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام سجاد علیہ السلام اور رسالہ حقوق

رسالہ حقوق، انسانی معاشرہ کے لئے امام سجادؑ کا ایک عظیم علمی سرمایہ ہے۔اس رسالہ میں امامؑ نے انسانوں کے اہم حقوق کا بیان فرمایا ہے۔امام سجادؑ نے میں عالمی ہیومن رائیٹس کے منشور سے صدیوں قبل انسانی حقوق کی توضیح وتبیین کی جس سے یہ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ انسانی حقوق کے باب میں کس قدر آپؑ کی نگاہ عمیق تھی۔

امام سجادؑ سے مروی حقوق کے اس مجموعہ کو صحیفہ سجادیہ کے بعد ایک اہم علمی مرتبہ حاصل ہے۔امام سجادؑ نے اس رسالہ میں انسان کا اس کے خدا، اس کے نفس اور دوسری مخلوقات کے بنسبت وظائف وفرائض کو بیان کیا ہے۔ابن شعبہ حرانی نے ''تحف العقول'' میں اس رسالہ میں ۵۰ حقوق نقل کئے ہیں جبکہ شیخ صدوق نے ''خصال'' میں ۵۱ حقوق بیان فرمائے ہیں۔

امام سجاد علیہ السلام اور انسانی حقوق کا بنیادی خاکہ

امام سجادؑ انسانی حقوق کے معمار اور بانی ہیں۔چودہ صدیوں میں آپؑ وہ پہلی فرد ہیں جس نے چودہ انسانی حقوق کی بنیاد رکھی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپؑ ان کی اہمیت و ضرورت کا اندازہ رکھتے تھے۔آپؑ یہ جانتے تھے کہ انسانی حقوق کے بغیر معاشرہ میں سماجی حقوق کی ادائیگی، عدل وانصاف، انفرادی اور اجتماعی تعلقات اور رشتوں میں آپس احترام، دوسروں کے ساتھ درگزر اور ان کے افکار ونظریات کا لحاظ واحترام بغیر ناممکن ہے۔

رسالہ حقوق کو نصاب تعلیم میں شامل کرنا چاہیئے تاکہ سماج میں طلبہ حق شناس بنیں اور معاشرہ میں انفرادی واجتماعی سطح پر حق شناسی کا شعور آئے اور لوگوں میں درگزر، نرم دلی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

اور ایک دوسرے کے احترام کا جذبہ پیدا ہو۔

اگر معاشرہ میں ان حقوق کا تحفظ نہ ہو تو معاشرہ کشیدگی، آپسی اختلافات اور انتشار کا شکار ہوتا ہے اور انسان اگر کم از کم اپنے نفس پر واجب حقوق کو پہچان لے تو معاشرہ میں قانون کا بول بالا اور لوگوں کے درمیان ایک دوسرے کے بنسبت عزت و احترام بڑھتا ہے اور آیہ مبارکہ کی عملی تفسیر و تعبیر ہوتی ہے کہ {وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا}[1] "اور بے شک ہم نے بنی کو کرامت بخشی اور انہیں بحر و بر کا سفر کرایا، انہیں پاک غذاں کا رزق دیا، اور اپنی مخلوقات میں بے شمار چیزوں پر انہیں برتری دی۔"

اس آیت میں اللہ نے دین و مذہب، قوم و ملت، اور رنگ و مزاج کی قید کے بغیر تمام انسانوں کے با کرامت و عزیز ہونے کو بیان کیا ہے۔

امام علی بن الحسین ابن علی بن ابی طالب امام سجادؑ نے کربلا کے عظیم سانحہ کے بعد اس رسالہ کی تعلیم دی تھی۔ وہ سانحہ کہ جس میں اسلامی تعلیمات و ہدایات ہی نہیں بلکہ بنیادی انسانی حقوق کو پیرو تلے روندا گیا۔

رسالہ حقوق کے امتیازات و خصوصیات

رسالہ حقوق اس لئے اہم و برتر ہے کیونکہ حقوق کے باب میں اس سے قبل اس نوعیت کا کوئی نسخہ و منشور نہیں تھا جبکہ موجودہ عالمی انسانی حقوق کا سب سے قدیمی منشور صرف دو صدی قبل وجود میں آیا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اقوام متحدہ عالمی انسان حقوق کا منشور

---

[1] سورہ اسراء، آیت: ۷۰

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

بھی ۱۰؍دسمبر ۱۹۴۸ء میں لکھا گیا ہے اور اس میں دراصل فرانس کی تحریک آزادی کے اس منشور سے اقتباس ہے جو ۱۷۸۹ء میں مدون ہوا تھا اور اس میں بنیادی انسانی حقوق سے متعلق کچھ بند شامل تھے۔

حقوق کی تمام کتابوں، منشور اور دستاویزوں پر امام سجادؑ کے رسالہ حقوق کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں موجود حقوق، عالمی انسانی حقوق کے منشور سے کہیں زیادہ ہیں اور اس میں ۵۰؍ یا ۵۱؍ حقوق کا بیان ہے۔ امام سجادؑ کا یہ رسالہ، تحف العقول کے مطابق پچاس اور شیخ صدوق کی خصال کے مطابق اکیاون حقوق پر مشتمل ہے۔ جبکہ عالمی انسانی حقوق کے منشور میں صرف ۲۹؍ بند ہیں۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ امام سجادؑ نے رسالہ حقوق میں ان چیزوں کے حقوق کو بھی شامل کیا ہے جن سے عالمی حقوق کی تنظیم نے غفلت کی ہے، جیسے انسانوں پر اللہ کا حق، جو تمام حقوق سے سے افضل و برتر ہے۔

امام سجادؑ نے اللہ کی جانب سے انسانوں پر فرض کردہ حقوق کو بھی بیان کیا ہے، یہی نہیں بلکہ آپؑ نے یہ بھی واضح کیا کہ انسان کا خود اپنے او پر حق کیا ہے۔

اھم حقوق

امام سجادؑ نے رسالہ حقوق میں لوگوں پر حق اللہ، حق النفس اور دوسرے انسانوں اور چیزوں کے بنسبت حقوق و فرائض کو بیان کیا ہے۔ مندرجہ ذیل فہرست میں رسالہ حقوق کی ترتیب ملاحظہ کی جاسکتی ہے؛

۱۔ خالق و مخلوق کا حق (حق اللہ اور حق النفس)

۲۔ اعضاء و جوارح کا حق جیسے: زبان، کان، آنکھ، ہاتھ، پیر، پیٹ اور شرم گاہ جیسی

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

چیزوں کا حق۔

۳۔افعال وعبادات کا حق جیسے؛ نماز، حج، روزہ، صدقہ اور حق ہدایت وغیرہ۔

۴۔ائمہ اور سربراہوں کا حق جیسے حکمرانوں اور دانشوروں کا حق۔

۵۔رعایا اور زیر دستوں کا حق اس ذیل میں چند حقوق شامل ہیں،، جیسے: رعایا، شاگرد، زوجہ اور غلام وکنیزوں کے حقوق۔

☆ رشتہ داروں کے حقوق

رشتہ داروں کے حقوق کی متعدد قسمیں ہیں:

ماں باپ کے حقوق، اولاد کے حقوق، بھائی بہنوں کے حقوق، آقا اور غلام کے حقوق۔

۶۔عام لوگ اور دیگر چیزوں کے حقوق

اس ذیل میں چوبیس حقوق شامل ہیں:

جیسے؛ موذن کا حق، امام جماعت کا حق، ہمنشین کا حق، دوستوں کا حق، پڑوسی کا حق، شریک اور پارٹنر کا حق، بزرگوں کا حق، چھوٹوں کا حق، مسلمانوں کا حق، کافر ذمی کا حق۔۔۔وغیرہ۔

قابل غور بات یہ ہے کہ امام سجادؑ نے رسالہ حقوق کے آخری حصہ میں مسلمانوں کے حقوق کو بیان فرمایا ہے۔ مسلمان جس فرقہ اور مکتب فکر سے ہو، اسے یہ حق ہے کہ وہ اپنے اعتقادات اور دینی احکامات وعبادات کی پیروی کرے۔ مسلمانوں کے حقوق کے بعد امام سجادؑ نے ایک حکومت ومملکت میں بسے لوگوں کے حقوق بیان کئے ہیں۔ ان کا دین و مذہب کچھ بھی ہو، انسان ہونے کے اعتبار سے سب یکساں اور ایک ملک میں رہنے والے ہیں۔ لہذا ملک کا باشندہ ہونے کے اعتبار انہیں مکمل آزادی ہونی چاہیئے کے اپنے دینی

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

رسومات پر دوسروں کے درمیان نشر و تبلیغ کے بغیر عمل کریں۔ انہیں پورا حق ہے کہ وہ اپنی دین و شریعت کے مطابق نکاح و طلاق وغیرہ جیسے دیگر زندگی میں درپیش مسائل، آزادی سے عمل کریں۔ چنانچہ امام سجادؑ کا فرذمی کے حوالے سے فرماتے ہیں: اہل ذمہ کا حق یہ ہے کہ جو چھوٹ انہیں اللہ نے دی ہے، تم بھی انہیں دو اور جب تک وہ اللہ کے ساتھ کئے عہد پر پابند رہیں ہر گز ان پر سختی نہ کرو۔[1]

رسالہ حقوق ایک اہم تاریخی سرمایہ ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس کی تعلیم و تحقیق ہو۔ چنانچہ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اہل بیتؑ فکر کی کس بلندی پر فائز تھے اور کس قدر آپؑ کی سیرت و رفتار الٰہی رنگ میں ڈوبی تھی۔

رسالہ حقوق اور سماجی عدل وانصاف

اسلامی معاشرہ کی سب سے بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ معاشرہ کے لئے ایسے اصول وضوابط بنائیں جن سے لوگوں کے درمیان آپسی تعلقات میں بحال رہیں اور تمام الٰہی ادیان اور شریعتوں کا یہی نصب العین رہا ہے۔ رسالہ حقوق میں خالق و مخلوق کے درمیان موجود حقوق کے مطالعہ سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے اسلام کے تمام احکام واحد نصب العین اور بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان تمام فردی اور اجتماعی زندگی میں ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کا احساس وشعور جاگے۔

معاشرہ میں سماجی، اقتصادی یا اداروں میں عدل و انصاف رائج ہونے کے لئے ضروری ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے حقوق کا پاس ولحاظ کریں اور تمام شرعی احکام کی

---

[1] الوافی، ج۶ص ۱۳۴

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

اساس و بنیاد بھی انہیں حقوق پر استوار ہوں۔ اسی ضرورت کے پیش نظر، امام سجادؑ نے تمام مسلم وغیر مسلم دانشوروں اور ماہرین قانون پر سبقت لی اور انسانی معاشرہ کے لئے ایسے حقوق مدون کئے جن پر معاشرہ کے تمام اخلاقی اور تربیتی اصول کا دارومدار ہے۔

رسالہ حقوق کے آغاز ہی میں امام سجاد ؑ نے یہ واضح کیا کہ انسان کی زندگی ایسے حقوق کے حصار میں ہے جن کی شناخت اور معرفت اس کا بنیادی فریضہ ہے۔ اس کے بعد حق اللہ کو بیان کیا جو سب سے عظیم اور برتر حق ہے اور پھر اس کے بعد حق اللہ پر مبنی وہ حقوق جو اللہ نے انسان کے نفس پر واجب کئے ہیں۔ حق النفس کے باب میں امام ؑ نے یہ بتایا کہ انسان کا اپنے نفس سے متعلق کیسا سلوک ہو، اس کے بعد امامؑ نے حق الناس کے باب میں انسانوں کا ایک دوسرے سے سلوک کیسا ہو۔ اس باب میں امام ؑ نے حکام و رعایا، خاندان و رشتہ دار، دوست واحباب اور پڑوسیوں کے حقوق کو واضح کیا۔ اسی ضمن میں امام ؑ نے دیگر ذوی الحقوق کے حقوق کو واضح کیا، جیسے موذن، امام جماعت، ہمنشین، شریک تجارت، قرض دار، دشمن، مشاور و مشورہ مانگنے والے، نصیحت کرنے یا نصیحت لینے والے، سائل اور دینے والے، بڑے چھوٹے وغیرہ کے حقوق، یہی نہیں بلکہ امام ؑ نے رسالہ حقوق میں کافر ذمی اور مسلمانوں کے درمیان رہنے والے دیگر غیر مسلم لوگوں کے حقوق کو بھی بیان کیا ہے۔

ہم پر واجب ہے کہ ہم امام سجادؑ کے رسالہ حقوق پر خصوصی توجہ دیں اور لوگوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ اسے رائج کریں تا کہ ہر انسان خود پر فرض تمام فردی، سماجی اور معاشی حقوق کو پہچانے تا کہ معاشرہ میں عدل وانصاف رائج ہو۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین، وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مصادر و اسناد

۱۔ قرآن مجید

۲۔ ابن الاثیر، ابوالحسن عیط بن ابی الرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی (ت ۶۳۰ھ سنۃ)، الکامل فی التاریخ، مراجعہ اور تصحیح: محمد یوسف الرقاق، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔ لبنان، چوتھی طبع ۱۴۲۴ھ سنۃ ۲۰۰۳ء۔

۳۔ ابن الجوزی، ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد (ت ۵۹۷ھ سنۃ)، المنتظم فی تاریخ الامم والملوک، دارالکتب العلمیہ، بیروت ۔لبنان، پہلی طبع ۱۴۱۲ھ سنۃ ۱۹۹۲ء

۴۔ ابن الجوزی، ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد (ت ۵۹۷ھ سنۃ)، صفۃ الصفوۃ، تحقیق: د۔ عبدالحمید ہنداوی، المکتبۃ العصریہ، بیروت لبنان، طباعت ۱۴۳۰ھ سنۃ ۲۰۰۹ء

۵۔ ابن قتیبہ الدینوری، ابومحمد عبداللہ بن عبدالمجید بن مسلم (ت ۲۷۶ھ سنۃ ۸۸۹ء)، عیون الخبار، دارالکتب العلمیہ، بیروت، تیسری طبع ۱۴۲۴ھ سنۃ ۲۰۰۳ء

۶۔ ابن شعبہ الحرانی، ابومحمد الحسن بن علی بن الحسین، تحف العقول عن آل الرسول، تصحیح و تعلیق: علی اکبر غفاری، موسسہ النشر الاسلامی، قم، دوسری طبع ۱۴۰۴ھ سنۃ۔

۷۔ ابن طاووس، ابوالقاسم علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد ۶۶۴ھ سنۃ مہج الدعوات و منہج العبادات، موسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت، تیسری طبع ۱۴۳۲ھ سنۃ ۲۰۱۱ء

۸۔ ابن عساکر، ابوالقاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ بن عساکر الدمشقی (ت ۱۱۷۶ء سنۃ)، تاریخ مدینہ دمشق، دارالفکر، بیروت، طباعت سن ۱۴۱۵ھ سنۃ۔

۹۔ الاصفہانی، ابونعیما حمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ (ت ۴۳۰ھ سنۃ

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

۱۰۳۸ء)، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، تحقیق: سامی ابو جاہین، دار الحدیث، القاہرۃ مصر، ۱۴۳۰ھ، ۲۰۰۹ء

۱۰۔البیشوائی، مہدی، سیرۃ الائمہ الاثنی عشرۃ، دار الکاتب العربی، بیروت لبنان، پہلی طبع ۱۴۲۶ھ ۲۰۰۵ء۔

۱۱۔الحر العاملی، ابوجعفر محمد بن الحسن بن علی (ت ۱۱۰۴ھ)، تفصیل وسائل الشیعۃ الی تحصیل مسائل الشرعیہ، موسسہ آل البیت لاحیاء التراث، بیروت، لبنان، پہلی طبع ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۳ء

۱۲۔الحسینی، محسن، موسوعۃ الامام زین العابدینؑ، دار المحجۃ البیضا، بیروت لبنان، پہلی طبع ۱۴۳۵ھ ۲۰۱۴ء

۱۳۔الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (ت ۷۴۸ھ)، سیر اعلام النبلاء، المکتبۃ العربیہ، بیروت، پہلی طبع ۱۴۳۵ھ ۲۰۱۴ء

۱۴۔الری شہری، محمد، میزان الحکمۃ، موسسۃ دار الحدیث الثقافیۃ، بیروت، لبنان، پہلی طبع ۱۴۱۹ھ۔

۱۵۔زین العابدین، الامام علی بن الحسن بن علی بن ابی طالبؑ، الصحیفۃ السجادیۃ الکاملۃ، موسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت لبنان، پہلی طبع ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء

۱۶۔الشریف الرضی، ابوالحسن محمد بن ابی احمد الحسین بن موسی ابن محمد بن موسی بن ابراہیم ابن الامام موسی الکاظم (ت ۴۰۶ھ ۱۰۱۵ء)، نہج البلاغۃ للامام علی ابن ابی طالب، شرح الشیخ: محمد عبدہ، دار البلاغ، بیروت۔ لبنان، چوتھی طبع ۱۴۰۹ھ ۱۹۸۹ء

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

١٧۔ الصدوق، ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی (ت ٣٨١ھ)، الامالی، موسسۃ البعثیۃ، قم، پہلی طبع ١٤١٧ھ
١٨۔ الصدوق، ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ القمی (ت ٣٨١ھ)، الخصال، موسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت ۔ لبنان، پہلی طبع ١٤١٠ھ ١٩٩٠ء
١٩۔ الطبرسی، المیرزا حسین بن محمد تقی بن علی محمد بن تقی النوری (ت ١٣٢٠ھ)، مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل، دار الہدایۃ، بیروت ۔ لبنان، پانچویں طبع ١٤١٢ھ ١٩٩١ء
٢٠۔ الطبرسی، ابوعلی الفضل بن الحسن (ت ٥٤٨ھ)، مجمع البیان فی تفسیر القرآن، دار المعرفۃ، بیروت ۔ لبنان، پہلی طبع ١٤٠٦ھ ١٩٨٦ء
٢١۔ الطبری، ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب (ت ٣١٠ھ ٩٢٣ء)، تاریخ الطبری: تاریخ الامم والملوک، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، دوسری طبع ١٤٢٤ھ ٢٠٠٣ء
٢٢۔ الفیض الکاشانی، محمد بن مرتضی (ت ١٠٩١ھ)، کتاب الوافی، تحقیق: السید علی عبدالمحسن بحر العلوم، دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان، پہلی طبع ١٤٣٢ھ ٢٠١١ء
٢٣۔ القرشی، باقر شریف، نفحات من سیرۃ ائمۃ اہل البیتؑ، دار الہدی، قم، پہلی طبع ١٤٢٤ھ۔
٢٤۔ الکلینی، محمد بن یعقوب (٣٢٩ھ)، اصول الکافی، ترتیب، تصحیح وتعلیقۃ: الشیخ محمد جعفر شمس الدین، دار التعارف للمطبوعات، بیروت ۔ لبنان، طباعت سن ١٤١٩ھ ١٩٩٨ء

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۲۵۔الکلینی، محمد بن یعقوب (۳۲۹ھ)، اصول الکافی، ترتیب، تصحیح وتعلیقہ: الشیخ محمد جعفر شمس الدین، دار التعارف للمطبوعات، بیروت -لبنان، طباعت سن ۱۴۱۳ھ ۱۹۹۲ء

۲۶۔المتقی الہندی، علاالدین علی بن حسام الدین (ت ۹۷۵ھ ۱۵۶۷ء)، کنزالعمال فی سنن الاقوال والافعال، موسسۃ الرسایہ، برروت -لبنان، طباعت ۱۴۰۹ھ ۱۹۸۹ء

۲۷۔المجلسی، محمد باقر بن محمد تقی (ت ۱۱۱۱ھ)، بحارالانوارلدرر خبار الائمۃ الاطہارر، موسسۃ ہل البیت، قم، چوتھی طبع ۱۴۰۹ھ ۱۹۸۹ء

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

تعارف مؤلف

علامہ ڈاکٹر شیخ عبداللہ احمد کاظم محمد یوسف الیوسف سعودی عرب کے مشرقی حصہ میں قطیف کے شہر حلہ میں سنہ ۱۳۸۳ھ بمطابق ۱۹۶۴ء میں پیدا ہوئے۔

آپ معاصر کے ایک اسلامی مفکر اور دانشور ہیں۔ آپ نے حوزہ علمیہ قم کے بزرگ مراجع تقلید کے دروس خارج میں کسب فیض کیا اور ان سے اجازت حدیث بھی حاصل کیا ہے۔

۱۴۳۲ھ مطابق ۲۰۱۱ء میں جامعۃ المصطفی العالمیۃ سے آپ نے اسلامی فقہ ومعارف میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی اور اس کے بعد وطن قطیف کے شہر حلہ میں مسجد رسول اعظمؐ میں بحیثیت امام جماعت مشغول خدمت ہوگئے۔ یہ ایک نئی مسجد تھی جس کی تعمیر سنہ ۱۴۳۲ھ میں ہوئی تھی۔

فقہ، قرآن اور علم وثقافت جیسے عناوین پر ہونے والی متعدد بین الاقوامی، خلیجی اور علاقائی کانفرسوں میں شرکت آپ کا اعزاز رہا ہے۔ آپ کی اہمیت و دانائی کے پیش نظر متعدد رسالوں، کتابوں اور ویب سائٹس پر آپ کا زندگی نامہ شایع ہو چکا ہے۔

آپ ایک کہنہ مشق خطیب اور مقرر بھی ہیں۔ آپ کی تقاریر اور ٹاک شوز جو متعدد ٹی وی اور سٹلائیٹ چینلز پر ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔

فقہ وتاریخ، اسلامی افکار واقدار، جوانی، خواتین، علماء ودانشور اور اسلامی معاشرہ وغیرہ

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

جیسے عناوین پر اب تک آپ کی ۶۷ کتابیں شایع ہو چکی ہیں۔عصر حاضر کے جوانوں اور خواتین کے موضوع کو آپ نے خاصی اہمیت دی ہے۔اس سلسلہ میں کئی کتابیں،مقالات و مضامین بھی تحریر کئے ہیں من جملہ دور حاضر اور مستقبل میں درپیش جوانوں کے مسائل و مشکلات ، جوان اور عصری تقاضے،خواتین اور بدلتا زمانہ اور جوانی کے تقاضے وغیرہ جیسی کتابوں کا نام لیا جاسکتا ہے۔

آپ کی تالیفات و تحقیقات کئی معروف علمی رسالوں اور مجلوں میں شایع ہو چکے ہیں۔ان مضامین دینی موضوعات کے عصری علوم کی ترقی و پیشرفت سے متعلق موضوعات موجود ہیں۔(Turnintin Passed Research)

انگریزی،ترکی،آذری،فارسی،سواحلی اور اب اردو جیسی معروف زبانوں میں آپ کی کتابیں نشر ہو چکی ہیں۔

آپ کی آڈیو لائبریری ہے جس میں ۶۰۰ سے زائد تقاریر ہیں، جو آپ کے افکار و نظریات کی ترجمان ہیں۔

www.Alyousif.com آپ کا ویب سائیٹ جس پر آپ سے متعلق مزید تفصیل دست یاب ہوسکتی ہے۔

بارگاہ خدا میں دعا ہے کہ وہ موصوف کو مزید زور قلم عطا کرے تا کہ عالم اسلام ان کے علمی خدمات و رشحات قلم سے فیضیاب ہو سکے۔

مرزا عسکری حسین کویت

Presented By: https//jafrilibrary.com

Presented By: https//jafrilibrary.com

مؤلف: حجۃ الاسلام والمسلمین
ڈاکٹر مولانا عبداللہ احمد الیوسف (قطیف)

مترجم: حجۃ الاسلام والمسلمین
مولانا میرزا عسکری حسین، مقیم کویت

امام سجاد علیہ السلام اور انسانی تربیت

واقعہ کربلا کے بعد امام سجادؑ نے معاشرہ میں لوگوں کی علمی اور دینی تربیت پر خاص توجہ دی۔ امام سجادؑ کا نصب العین تھا کہ معاشرہ میں ایسے لوگ تیار ہوں جو معاشرہ کی دینی قیادت کی باگ ڈور سنبھالیں اور اسے انحراف و کجروی سے بچائیں نیز علم و دانائی کو عام کریں۔

امام سجادؑ نے اس مہم کو بطور احسن انجام دیا اور معاشرہ میں انسانوں کی تعلیم و تربیت میں خاص توجہ دی کیونکہ اس پر آشوب دور میں تنہا آپؑ ہی کی ذات تھی جو سماج کو تہذیب و ثقافت کے اعتبار سے پروان چڑھائے۔

معاشرہ میں انسانوں کی تعلیم و تربیت کے لئے امام سجادؑ نے مندرجہ ذیل تدابیر کو اپنا نصب العین بنایا:

لوگوں کی روحانی تربیت (دعاؤں کے ذریعہ تربیت)

انسانی کی قدر و منزلت کی پاسداری (غلاموں کی تربیت)

معاشی تربیت (فقراء اور تنگ دست لوگوں کی دستگیری)

اور حقوق کی پاسداری (رسالہ حقوق)۔

نشر و توزیع
ادارۂ اصلاح بتعاون امام المہدیؑ ٹرسٹ
طبعہ الاولی ۲۰۲۱ء

IDARA-E-ISLAH
ISBN 938747966-8

IDARA-E-ISLAH
Masjid Deewan Nasir Ali
Murtaza Husain Road, Lucknow-226003 U.P. INDIA
Ph. & Fax: 0091-522-4077872,www.islah.in
E-mail: mahnamaislah@gmail.com,islah_lucknow@yahoo.co.in

Presented By: https//jafrilibrary.com